محوِ نعت



سید شاہ محمد جمیل الدین شرفی

MAHV-E-NAAT

(Poetry)

by **Syed Shah Md. Jameeluddin Sharfi Quadri**

نام کتاب	:	محو نعت
موضوع	:	نعتیہ شاعری
شاعر	:	سید شاہ محمد جمیل الدین قادری شرفی
سن اشاعت	:	۲۰۰۶ء
تعداد اشاعت	:	۷۸۶
سرورق	:	صفی ڈیجیٹکس ، کڈپہ
کمپیوٹر کتابت	:	ممتاز کمپیوٹرس' 20-3-866 رحیم منزل' شاہ گنج' حیدرآباد۔2 فون:24577739,9848615340,9849341686
طباعت	:	ایس۔وی۔پرنٹرس حیدرآباد۔
ہدیہ	:	۱۰۰/روپے - بیرون ملک ۵/ڈالر
ترتیب وتزئین	:	اسعد ثنائی
زیراہتمام	:	''**الانصار** پبلی کیشنز'' 18-8-223/12/A' ریاست نگر' حیدرآباد۔59 سیل:9391301192
ناشر	:	**مکتبہ زاویۂ قادریہ ٹرسٹ** 18-8-239/45 ''قادری آلیہ'' ریاست نگر' حیدرآباد۔59 فون:55794133 سیل:9391074932

ملنے کے پتے :

- مکتبہ زاویہ قادریہ ٹرسٹ 18-8-239/45 ریاست نگر' حیدرآباد۔59
- ''الانصار پبلی کیشنز'' 18-8-223/12/A' ریاست نگر' حیدرآباد۔59
- ممتاز کمپیوٹرس' 20-3-866 رحیم منزل' شاہ گنج' حیدرآباد۔2
- ہمالیہ بک ورلڈ۔ معظم جاہی مارکٹ روڈ۔ حیدرآباد۔1
- مکتبۂ جامعہ لمیٹڈ۔ دہلی۔ ممبئی۔ علی گڈھ۔

ہندوستان کی اس ٹھنڈی ہوا کے نام جس کی محبت بھری خنکی

مرے آقا رحمت للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے

محسوس فرمائی

اللھم صل علےٰ سیدی و مولائی و محمدی

وبارك وسلم

فہرس

ڈاکٹر عقیل ہاشمی
(سابق صدر شعبۂ اُردو جامعہ عثمانیہ)

مرغوب القلوب محوِ نعت آباد باد

۲۰۰۶ء

قرآن مجید میں حق تعالیٰ سبحانہٗ نے جس والہانہ انداز محبت سے مدح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار فرمایا ہے اس بارے میں کلام کرنے کی مجال کیا' اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو جن نعمتوں و اعزازات سے نوازا ہے وہ بہر صورت عظیم ہیں لیکن سرور کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کو جو قابل رشک انعامات ونوازشات سے سرفراز فرمایا' وہ امتیاز وافتخار ومرتبت کا اعلیٰ ترین مقام ہے یعنی کلمۂ شہادت میں اُپنے نام کے ساتھ رسول اللہ کا نام نامی شریک کرنا' محمد رسول اللہ کی محبت کو اپنی محبت قرار دینا' سرکار دوعالم کی اطاعت کو اپنی اطاعت تسلیم کرنا اور پھر درود وسلام کی' نعمت عظمیٰ کا اعلان فرماتا کہ ان الله وملئكة يصلون على النبى يايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما (سورہ احزاب۔۵۶)۔قرآن مجید کا یہ حکم سید الکونینؐ کے اعزاز واکرام کے بیش بہا خزانوں کا حاصل ہے۔ درود وسلام کی فضیلتوں کی بابت بیشمار احادیث واقوال ملتے ہیں جس کا اندازہ کرنا انسانی فکر وفہم سے ماورئی ہے اس بارے میں خود ارشاد ربانی ہوتا ہے' وان تعدوا نعمة الله لاتحصوها (اگر تم اللہ کی نعمتوں کا احاطہ بیان میں لانا چاہو تو نہ لاسکو گے) کیونکہ نعمت اللہ رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس اور آپ کا اسم مبارک ہے۔ عارف باللہ الشیخ عبدالوہاب شعرانی ؒ اپنی تصنیف منیف ''لواقح الانوار'' میں تشویق عاشقانِ نبی محترمؐ کی خاطر کچھ صلاۃ وسلام کے فضائل وفوائد بیان کئے ہیں ان ہی میں کہا کہ نعمت الٰہی کا شکر بجالانے کا واحد طریقہ نعمت ہائے خداوندی کا سبب ''نعمت وجودِ محمدیؐ ہے''، جس طرح نور اللہ اور ذکر اللہ نعمت ہے اسم مبارک مصطفیٰؐ بھی نعمت ہے اور ذات محمدی بھی

نعمت‘ حضرت ابن عباسؓ مندرجہ آیت شریفہ کی تفسیر فرماتے ہیں الم ترا الی الذین بدلوا نعمت اللہ کفراً (کیاتم نے ان کی حالتوں پر غورنہیں کیا جونعمت اللہ کے عوض میں نافرمانیاں اختیار کیں‘ کفر کے مرتکب خصوصاً ابوجہل اور عموماً کفار قریش ہیں اور نعمت اللہ محبوب کردگار خدائے عزوجل ہے‘ حضرت سہیل فرماتے ہیں قولہٗ تعالیٰ ان تعدّوا نعمۃ اللّٰہ لاتحصوھا میں نعمت الٰہی سے مراد محمد رسول اللہ ہی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم (تحفۂ درود شریف ص ۸۲) چنانچہ مدیحِ نبوی یانعت گوئی کے معاملے میں عاشقان محمد عربی ﷺ نے قرآن مجید ہی کے حُسن خطابت سے خودکو مربوط ووابستہ کیا۔ اکتساب و استفادہ کرتے ہوئے خودکو زمرۂ مقبولین میں شامل کرلیا جنہیں تلامذۂ رحمٰن کہا گیا‘ تاریخ وسیر کی کتابوں میں عہدرسالتؐ کے ایسے کئی اصحاب کاذکر ملتاہے جواس نعمت سے متمتع تھے۔

شعرائے نعت ختم المرسلینؐ میں خصوصیت سے خلفائے راشدین کے علاوہ حضرت ابوطالب‘ حضرت حمزہ‘ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب‘ حضرت حسّان ابن ثابت‘ حضرت کعب ابن زہیر‘ حضرت عبداللہ ابن رواحہ کے اسماء سرفہرست ہوں گے۔ اس طرح مدحِ سید الانبیاء ورسل کا کارواں رواں دواں عرب سے عجم اور پھر ساری دنیا میں پھیل گیا۔ ہندوستان میں یہ نعمت عظمیٰ کے حاملین کی تعداد بھی کم نہیں ہر دور ہر زمانے میں جان نثاران ذات محمدیؐ نے اپنے اپنے رنگ وآہنگ انداز وطریق منہج واسلوب سے اس بارگاہِ بیکس نواز سراپا رحمۃ عالمیان کے حضور محبت ومودت کا اظہار کیا آپ کے محامد ومحاسن کے بیان کو اپنی حیات کا عنوان بنالیا اس منزل پر ایک اور بات گوش گذار کردوں کہ قرآن میں ایسی آیات جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی طاعت کے ساتھ اپنے محبوب باعث کون ومکان سید کل صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی تاکید فرمائی یا پھر اپنی ناراضگی کے ہمراہ آپ کی ناراضی کی نحوستوں کا ذکر کیا ہے ان آیات کا شمار تو مشکل ہے مگر ایسی آیات کثرت سے مل جاتی ہیں جن میں اللہ جل شانہٗ نے اپنی ذات کے حوالے کے بغیر سرکار دوجہاں کی نعت فرمائی ہے۔ آپؐ سے بات کرنے کے آداب سکھائے ہیں لاترفعوا اصواتکم فوق صورت النبی کا انتباہ دیا ہے۔ یاورفعنا لک ذکرک سے آپ کی مرتبت عظمت بتلائی ہے۔ یا انک لعلیٰ خلق عظیم سے بزرگی وبرتری بیان فرمائی یہاں تک کہ میدان حشر میں جب جزاو سزا کا معاملہ درپیش

محوِ نعت

ہوگا کسی کو رب العزت کے روبرو لب کشائی کی جراءت نہ ہوگی مگر اللہ تعالیٰ جسے اجازت مرحمت کرے یعنی رسول مقبول سرور کائنات ﷺ۔ قرآن کہتا ہے یوم یقوم الروح والملئکۃ صفًا لایتکلمون الا من اذن له الرحمن وقال صوابا (سورۃ النباء)۔ حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے میں اللہ پاک کے قہر وجلال کو کم کرنے کے لئے سجدہ ریز ہوکر اس کی کبریائی بیان کروں گا اس وقت ارشاد حق تعالیٰ ہوگا ارفع راسک یامحمد اشفع تشفع (اے محمد اپنا سر اقدس اٹھایئے آپ جو سفارش کریں گے قبول کی جائے گی)۔ بقول شاعر ؎

پڑھوں گا حضرت کا وہ قصیدہ کہ ہنس پڑے گا عتاب تیرا ترے کرم سے بنے گا عذاب' روز حساب تیرا
عاشق امت شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم گوہر وحدت آیۂ رحمت کان فتوت بحر نبوت

اس ساری طول طویل گفتگو کا منشا و مقصد بجز اس کے کچھ اور نہیں کہ نعت گوئی کے باب میں آج بھی خاصانِ خدا کی ایک جماعت ایک گروہ مدحت رسول کو سرمایہ دین و دنیا نیز مغفرت حق کا وسیلہ بنائے ہوئے ہے۔ ان ہی میں ہمارے بزرگ محترم واجب التعظیم حضرت مولانا سید شاہ محمد جمیل الدین شرفی قادری صاحب المتخلص بہ جمیلؔ سراپا محوِ نعت ہیں اور محو کے معنی صوفیوں کی اصطلاح میں گم و نابود ہونا کے علاوہ فارسی میں عاشق کے بھی ہیں۔

واضح رہے کہ ''محوِ نعت'' اسی تابندہ درخشندہ معنوں سے عبارت ہے۔ حضرت جمیلؔ شرفی قادری دکن کے مہتم بالشان سلسلہ قادریہ خانوادۂ شرفیہ رضویہ کے فرد فرید صاحب رشد و ہدایت استاد سخن ہیں۔ مجھے خوب یاد ہے کہ حضرت ممدوح کے والد ماجد حضرت سید شاہ محمد سیف الدین قادری شرفی رحمۃ اللہ علیہ نے بارہا اس عاجز کمترین کا زمانہ طالب علمی میں کلام سماعت فرمایا اور از راہِ محبت و عنایت دعاؤں سے سرفراز فرمایا۔ آپ کے وصال کے بعد محترم المقام حضرت سید علیم الدین قادری شرفی کے منعقدہ محافل میں نعت و منقبت سنانے کا موقعہ ملا یہ وہ دور تھا جب حضرت اوجؔ یعقوبی جیسے استاد سخن بساط شاعری پر چھائے ہوئے تھے اس زمانے میں جیسا کہ خود حضرت جمیل الدین قادری شرفی صاحب اپنے اولین شعری انتخاب ''جوہر سیف'' میں ان تمام تفصیلات کا ذکر فرمایا کہ کس طرح شعر و ادب کی جانب توجہ کی درس و تدریس کے بعد محافل و مجالس میں شرکت' شعر گوئی کی رغبت کے

باوصف تحدید، حضرت سید اسماعیل مہرؔ کی حوصلہ افزائی پھر میر حسن علی صبر آغائی کی رہنمائی ازاں بعد بزرگ شاعر صابر زیری کی سے اکتساب، شعر گوئی کی تربیت شاعری کے رموز و نکات سے آگہی مزید علامہ راسخ الرضوی الرشیدی جیسے مضبوط شاعر وضع دار شخصیت کی افہام و تفہیم سے وہ حوصلہ اور اعتماد حاصل ہوا کہ جس نے شاعری کے مزاج کو سمجھنے اس کو برتنے کا سلیقہ و شعار بخشا یہی نہیں بلکہ اس ابتدائی مراحل میں صحافت کے میدان میں بھی اپنی جولانیاں دکھلائیں اور ماوریٰ جیسے ادبی ماہنامہ یادگار ثابت ہوا، لیکن مشہور ہے کہ ہر شخص اپنی شخصیت کی خود تخلیق کرتا ہے۔ حضرت جمیلؔ شرفی نے شاعر کی حیثیت سے اپنی پوری شخصیت اور انفرادیت کو کھوج نکالا، بقول موصوف اس سلسلے میں حضرت اوجؔ یعقوبی کے صلاح و مشوروں نے شاعری کے مختلف جہات سمجھا دیے نیز مشق و مزاولت نے اسلوب و لہجہ کی صلابت مقرر کر دی، یہاں یہ بات عرض کر دوں کہ اسلوب کی اصطلاح، نثر و نظم دونوں کے لئے مستعمل ہے جب کہ لہجہ صرف شاعری کی اصطلاح ہے مگر کبھی کبھی شعری لہجہ کے بجائے شعری اسلوب کی ترکیب بھی استعمال کی جاتی ہے چنانچہ حضرت جمیلؔ شرفی نے جوہر سیف میں ایک جگہ اس امر کا اظہار کیا کہ ''حقیقت میں شاعری میں ہمارا رجحان خالصتاً زبان اور اسلوب میں نیا پن یا اپنا پن پیدا کرنے کی طرف زیادہ رہا ہے۔'' چنانچہ انہوں نے ''محوِ نعت'' سے قبل ''جوہرِ سیف'' اور ''جوئے رحمت'' شائع کئے دونوں مجموعہ ہائے کلام میں دانستہ اور شعوری طور سے اس بات کا اہتمام کیا اور محوِ نعت میں بھی اسی تسلسل کو نہ صرف برقرار رکھا بلکہ شاعری اور وہ بھی نعتیہ شاعری میں فکر و خیال کے علاوہ رسول اکرمؐ سے اپنی گہری وابستگی نسبت کا شعار کامل فدوئیت کا مختلف زاویوں سے اظہار کیا ہے اور شاعرانہ لہجہ نرم و مانوس دلگداز اور باوقار ہی رہا، قادر الکلامی کا یہ انداز کہ الفاظ تراکیب صنعتیں خصوصاً سہل ممتنع، نیز تلمیحات کے ذریعہ ایک نورانی فضا کا احساس دلاتے ہیں۔ حضرت کے معمولی طرز اظہار میں بھی بھرپور معنویت لہجہ اور شخصیت کی فسوں کاری صاف جھلکتی ہے جس سے قاری یا سامع سرشار و عالم بے خودی سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔ جیسے یہ تو سبھی جانتے ہیں کہ نعت، عربی زبان کے مصادر حمد و ثنا، تعریف و توصیف سے مشتق ہے لیکن اہل علم نے حمد کو اللہ جل جلالہ، کی تعریف کے لئے اور لفظ نعت کو رسول مقبول سید الکونین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا و صفت بیان کرنے

کے لئے مخصوص کرلیا ہے۔ نعتِ رسول نظم ونثر دونوں اقسام ادب میں لکھی جاتی ہے مگر عام طور پر نعت صرف نظم کے لئے مقرر ہے، حضرت جمیل شرفی نے اسی نعت کی جس حُسن وخوبی عارفانہ انداز میں وضاحت کی ہے دیدنی ہے۔ محوِ نعت میں شامل ۱۲۹ اشعار کی یہ نظم (نعت) نے نعت گوئی کے امکانات کو کس قدر روشن وتابناک بنایا ہے وہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ چند شعر دیکھیے ؎

فاتحہ نعت اول کھلی نعت ہے — اور والناس بند آخری نعت ہے
جس کو منبر سے سن لیں نبی نعت ہے — وہ جو آقا کو دیدے خوشی نعت ہے
رب جسے بھیجتا ہے ملائک کے ساتھ — وہ درودی ثنا واقعی نعت ہے
باادب باوضو قافیہ اور ردیف — اس سلیقہ کی سب شاعری نعت ہے

نعت گوئی دراصل ایمان وایقان کا سرچشمہ ہے اس باب میں حضور اکرمؐ سے وابستگی اپنی دلی آرزوؤں امیدوں تمناؤں کی ترجمانی کا احساس نیز سرکار دو عالمؐ کے محامد ومحاسن کا تذکرہ اہل محبت کے لئے عبادت سے جدا نہیں۔ اس عظیم ومقدس کیفیات کا اندازہ کیجیے یہ جذبات عشق رسول کی عظمت کیا ہے اور روایت یوں ہے کہ حضرت ثوبان رسول اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے آپؐ سے بے انتہا محبت کرتے تھے محبت کا یہ عالم تھا کہ آپ کو دیکھے بغیر چین نہ پاتے ایک دن خدمتِ سید کل میں اس طرح حاضر ہوئے کہ حالت دگرگوں پریشاں حال مایوسی نامرادی کی ساری علامتیں نمایاں تھیں۔ رسول اللہ نے دریافت فرمایا، اے ثوبان تمہاری یہ کیا حالت؟ کیا معاملہ ہے؟ حضرت ثوبان نے عرض کیا، یارسول اللہؐ مجھے نہ کوئی مرض ہے نہ کوئی تکلیف سوائے اس کے کہ جب میں آپ کو نہیں دیکھ پاتا تو مجھ پر سخت وحشت طاری ہوجاتی ہے، میں سوچتا ہوں دنیا میں میری یہ حالت ہے تو عقبیٰ میں جب آپ کا مقام تمام نبیوں میں افضل واعلیٰ ہوگا اگر مجھے جنت مل بھی جائے تو آپ کے مقام تک رسائی کیسے ممکن ہو میں آپ تک کیسے پہنچ پاؤں گا آپ کو کس طرح دیکھ سکوں گا اس وقت میرا کیا حال ہوگا یہ سوچ کر میرا جسم گھلا جارہا ہے یہ تردّد بڑا جاں لیوا ہے، کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اسی وقت اس عاشق رسول کے تسکین کی خاطر وحی فرمائی اور اس آیت کریمہ کا نزول ہوا، ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبین والصدیقین والشھدآء والصالحین وحسن

اولئک رفیقاً واضح ہو کہ بارگاہ ایزدی میں عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت کا کیا عالم ہے، اس منزل پر شاعر نعت کی دلی کیفیت روحانی مسرت سرشاری و اشتیاق کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

حضرت جمیل شرفی نے محوِ نعت میں اسی اضطراب بے چینی والہانہ عشق و سرمستی، ربط و تعلق، روحانی جذبات و احساسات کے اظہار و ابلاغ کو مکمل انہماک و ادراک حزم و احتیاط سے پیش کیا ہے۔ مجموعہ میں شامل نعوت کا مطالعہ اگر ایک طرف سخن سنجی پر کامل دسترس کی اطلاع دیتا ہے تو دوسری جانب ایمانیات اور راسخ العقیدگی کی ترجمانی کرتا ہے۔ جیسا کہ کہہ چکا ہوں شاعرانہ اصول وضوابط کے مدنظر آپ کے کلام میں سادگی، معنیٰ آفرینی اور تفحص کی فراوانی ملے گی جب کہ لفظ کے مفاہیم میں سیاق و سباق بدلنے سے جو لطیف فرق پیدا ہوتا رہتا ہے وہ یقیناً حضرت کی دراکی مزاج کی انفرادیت قوت فکر اور اس کی تنوع کی پہچان ہے۔ عشق رسول کا اعجاز ہے یہ عشق ہی ہے جس نے اولیاء اللہ بزرگان دین صالحین نیز شعراء کو جذبات و احساسات کے بیان کا سلیقہ و قرینہ سکھاتا ہے۔ خصوصیت سے شعراء کی شاعری کا محور و مرکز یہی عشق ہے اور اگر اس عشق میں پاکیزگی طہارت اور نسبت رسول شامل ہو جائے تو اس کی حلاوت و عظمت کیا کہیے یہ وہ دولت لازوال ہے جو دنیا و عقبیٰ سنوار دے یہاں یہ بات یاد رہے کہ نعت گوئی میں کسی شاعر کا کسی شاعر سے مسابقت موازنہ تقابل کی گنجائش نہیں کیونکہ نعت شریف کا راست تعلق عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس عشق کا مرتبہ اسقدر اہم ہمہ گیر و آفاقی ہے۔ جس کا تعین دائرہ ممکنات میں نہیں ؎

مرحبا اے عشقِ خوش سودائے ما

اے دوائے جملہ علت ہائے ما

عشق کا معاملہ یہ ہے کہ وہ صاحب جنوں بھی رہے اور اسباب و علل سے بے پرواہ بھی نہ ہو دراصل عشق کے جنون تخلیق و عمل پر اگر عقل کی روک نہ رہے تو انسانی معاملات درہم برہم ہو جائیں عشق اور عقل کا امتزاج انسان کو سعادت عمل کی راہ چلاتا ہے یہ عشق ہی ہے جو انسان کی تکمیل ذات کا شعور بخشتا ہے یوں قافلہ حیات کی ساری ہماہمی عشق ہی سے زندہ و تابندہ ہے ؎

من بندۂ آزادم عشق است امام من

عشق است امام من عقل است غلام من

عشق ہی زندگی کی اعلیٰ ترین تخلیقی استعداد کا دور ہے ہر صاحب دل اس کیفیت سے باخبر ہے۔ مرزا غالب کے الفاظ میں ؎

عشق سے طبیعت نے زیست کا مزہ پایا
درد کی دوا پائی درد لا دوا پایا

اور شاید یہی عشق کی جولانی عشق رسول میں ڈھل کر حضرت جمیل شرفی صاحب کی ذات کا خاصہ بن گئی ہے وہ ہر آن ہر لمحہ حبیب کبریا کی حیات طیبہ اسوہ حسنہ معجزات وواقعات آپ کے ذکر وفکر میں ڈوبے رہتے ہیں اس باب میں سیرت سرکار دوعالم کے ہر گوشہ پر آپ کی نظر رہتی ہے۔ اپنی نعتوں میں بلاکسی پس وپیش تلمیحات کے ذریعے محبت ومودت کو اجاگر کرنے میں یک گونا مسرت محسوس کرتے ہیں۔ چند یہ شعر ملاحظہ کریں جس میں شعر کی ترکیب نحوی کے ساتھ ساتھ صفت سہل ممتنع اور تلمیح کا حسن وکمال متاثر کئے بغیر نہیں رہے گا ؎

بساط ذہن میں ایسا جمال کبریائی ہے — کوئی پردہ نہیں حائل تو ذات کبریائی ہے
والضحیٰ واللیل و یٰسٓ اور طٰہٰ کرلیا — حفظ خود قرآن نے انؐ کا سراپا کرلیا
نظر میں اگر عرش کا بھی ہو منظر — تصور سے روضے کی جالی نہ جائے
ورم پیروں پہ چہرے پر بحالی — مرے آقاؐ کی قامت دیدنی ہے
درودوں نے پوشاکِ کعبہ سے دیکھا — ہیں وارث خلیلی دعا کے محمدؐ
تصور کالی کملی کا رچانے — ہیں مزمل کے سارے تانے بانے
سنیں حسان بن ثابت بھی آکے — مری نعتوں کی لئے کو ''عربیاکے''
قبلے کے ساتھ قبلے کی نیت بھی پھرگئی — پیش نظر ہے اس کے ارادہ حضورؐ کا
نبیؐ کا نام نقطوں سے بری ہے — یہاں بھی مستقل بے سائیگی ہے
کالی کملی کی طرح اوڑھ کے کالا سا غلاف — کعبہ پڑھتا ہے درود آپ پہ ٹھہرا ٹھہرا
حد ہی نہیں سراقہ طلائی نصاب کی — کسریٰ نے پورا کردیا وعدہ حضورؐ کا

عبارت مختصر! محوِ نعت' حقیقتاً ایک ایسا مجموعہ رنگ ونور ہے جس کے ذریعے معرفت عشق کی دولت میسر

آئے گی۔ سیرت رسول اللہ کے حسین مرقعے سراپائے رسول کی تابشیں معجزات نبی محترم کی ایمان افروزیاں تاریخی حقائق کی تابناکیاں کیا نہیں اس میں۔ حضرت جمیل شرفی صاحب کا کمال فن کا اختصاص یہ ہے کہ نئی نئی زمینوں انوکھے و نادر ردیفوں نیز مشکل قافیوں کے ہمراہ نعت گوئی کے آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے نعت کہتے ہیں ؎

ہم نے آقاؐ کی ہر اک بات کو مانا ہے جمیلؔ
نعت کہنے کا سلیقہ ہمیں تب آیا ہے

محوِ نعت میں اک اک حرف اک اک نقطہ حضور اکرم کی محبت سے لبریز ہے۔ سیرت کا ہر ہر زاویہ نورٌ علیٰ نور کی کیفیت سے مالا مال ہے۔ محترم نے دانستہ اور شعوری طور سے محامد و محاسن کے باب میں قلبی احساسات و جذبات کو سرمایہ افتخار بنادیا ہے۔ محوِ نعت میں یوں تو غزل کی ہیئتِ ترکیب استعمال کی گئی ہے لیکن نظم کا سا انداز بھی کہیں کہیں مل جاتا ہے جیسے شب معراج اور درود پاک کے سلسلے میں مسلسل شعر نیز ایک مکمل نعت میں نام نامی اسم گرامی محمدؐ کا استعمال اس خوبی اور رعنائی سے کیا ہے کہ اس کی ندرت اور حلاوت پر عش عش کرنے کو جی چاہتا ہے۔ ''نعت فی المطالع'' سے زیب دیے گئے اس کلام میں' مطلعوں کے دونوں مصرعوں میں لفظ محمدؐ کی پابندی خاص لطف دیتی ہے اور یہ مدحتِ سرور کائناتؐ کا دیدہ زیب عاشقانہ اظہار ہے' الحاصل محوِ نعت کی خوبیوں اس کی ظاہری و باطنی کرشمہ سازیوں پر کہاں تک گفتگو کی جائے' چند ایک بات گوش گذار کی گئیں ورنہ سارا کلام سراپا الہام ہے۔ جس کے فیضان سے مداحانِ رسول اکرمؐ میں ایک والہانہ سپردگی کا احساس پیدا ہوتا ہے جو یقیناً حضرت جمیل شرفی صاحب سے وابستہ مریدین متوسلین و معتقدین عام سامعین اور شاگردوں کی تربیت کا نظم بھی قائم کرتا ہے مجھے یقین ہے کہ بزرگ محترم نے نعتیہ شاعری میں نئے مضامین یا نئے عنوانات کی ایک نورانی کہکشاں تشکیل دی ہے۔ میں نہایت ادب سے محوِ نعت کی اس اشاعت پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اپنی اس تحریر کو حضرت ہی کے شعر پر ختم کرتا ہوں ؎

محفل میں آؤ شان سے آؤ جمیلؔ دیں
آقاؐ کو اپنے نعت سنانے کی بات ہے

❁❁❁

حمد باری تعالیٰ

ہیں ہر ہر موڑ پر یکسو الٰہی
تری رحمت مرے آنسو الٰہی

دلوں میں جاگزیں ہے تو الٰہی
یہیں ہے وسعت ہا ہو الٰہی

ہوائیں ڈھونڈتی پھرتی ہیں کس کو
یہ تیرا راز جانے تو الٰہی

اذانیں سر اٹھا کر بولتی ہیں
بڑا سب سے بڑا ہے تو الٰہی

مثالِ طور اس کو مت جلانا
ہے دل پر جب ترا قابو الٰہی

جہنم کو بجھا کر ڈھیر کردیں
یہ میرے بے سکت آنسو الٰہی

وہؐ آئیں گے وہاں تریاق بن کر
جہاں ڈنکنے لگیں بچھو الٰہی

تری حکمت سے کیا وہ خود الگ ہے
کریں شیطاں پہ کیوں تھو تھو الٰہی

جمیل الدین شرفی کو عطا ہو
علیؓ کی قوت بازو الٰہی

قل ھواللّٰہ کا سفر اور یہ جا دے یا رب
شہسواروں سے بھی آگے ہیں پیادے یارب

زم زم عشق محمد کے یہ بادے یارب
مری شہہ رگ سے قریں اور قریں آوے یا رب

ان کی رحمت کا لقب اور بڑھادے یا رب
جو ہر سنگ شقاوت پہ دعا دے یا رب

ن کی قامت پہ ججے نوری لبادے یارب
اور بے سائیگی منظر کو بنادے یارب

وہ شہنشاہ جہاں شان جہانِ شاہاں
ان کے سب طور طریقے بھی ہیں سادے یارب

قبلہ کیا چیز ہے انساں کو بدل دیتے ہیں
تیری مرضی میں ڈھلے ان کے ارادے یارب

چاند سورج کا تمدن تہہ و بالا کردیں
ان کی انگلی کے اشاروں کے اعادے یارب

قل ھواللہ کا مد حد کو پہنچ جائے گا
میم کے پردے محمدؐ سے ہٹادے یارب

صورت طٰہٰ و یٰسٓ میں فنا بھی کردے
قل ھواللہ کی لذت بھی بڑھادے یارب

نام سے ان کے جہاں بھر میں قد و خال بلند
ذکر سے اور بھی سینے ہوں کشادے یارب

برکتیں ہم پہ بھی اترائیں گی آیت بن کر
ان کے ہاتھوں سے ہمیں اپنا دیا دے یارب

اور کس راہ کو ہم راہی جنت سمجھیں
نقش پا خود بھی تو جنت کے ہیں جادے یارب

میری ہستی بھی ہے من نو ن سے روشن روشن
میری صورت میری آنکھوں سے دکھادے یارب

پیاس مایوس نہیں دھوپ کی وحشت سے جمیلؔ
بھوک نے لے لیے پتھر سے افادے یارب

بادب باوضو قافیہ اور ردیف
اس سلیقے کی سب شاعری نعت ہے

✿

کتاب نام ہی دونوں کے انضمام کا ہے
نبیؐ کے روئے منور کا اور کلام کا ہے

بچھایا جانا بھی چادر کا اہتمام کا ہے
حلیمہ بی بی کا آنا بھی دھوم دھام کا ہے

چٹائی اوڑھ کے بیٹھی ہے آپؐ کی مسند
اسی کا دبدبہ مطلوب اک نظام کا ہے

یہ بزم نعت ہے سرکارؐ آنے والے ہیں
یہی تو موقع ٹھہرنے کا اور سلام کا ہے

سحر کے ماتھے پہ روشن ہے فجر کا ٹیکہ
کمال اس میں بلالی اذاں کے کام کا ہے

اذاںؒ کے بعد دعا میں بھی انؐ کا ذکر کریں
ذرا سا آگے تشہد پتہ سلام کا ہے

مدینہ دور دکن سے ہے، اور دور سہی
ہمیں تو لطف میسر بھی استلام کا ہے

ہمارے ہاتھ کو سب نعمتوں نے ہے ڈھونڈا
ہمارے ہاتھ میں دامن شہہ انامؐ کا ہے

گلاب میں بھی پسینے کی بو کرے محسوس
سلیقہ یہ بھی ہماری رگ مشام کا ہے

اسی کو پی کے سمندر بنے صحابہؓ سب
وضو سے گرتا وہ قطرہ بڑے ہی کام کا ہے

سروں پہ اوڑھ لیں اس کو پہن لیں جسموں پر
"ہماری عید بھی صدقہ شہہ انامؐ کا ہے"

سلامتی انھیں بھیجے درودِ ابراھیمؑ
نماز میں بھی طریقہ یہ احترام کا ہے

نماز کعبے کی جانب اسی لیے پلٹی
ہمارے سجدوں کا بانی اسی مقام کا ہے

سلام ! چیل کی نظروں کو' لے اڑی نعلین
جسے پتہ وہاں بچھو کے بھی قیام کا ہے

وہ کام کرگئیں عیسیٰ نگاہیاں انؐ کی
مریض چین سے سویا ہوا جذام کا ہے

دعا سنی ہے وہاں پر بھی پتھروں نے جمیلؔ
جہاں پہ مرحلہ ثابت ہی انتقام کا ہے

آیتوں کا سفر صرف تیئیس سال
منزلوں تک گزر صرف تیئیس سال

پا کے اوسانِ دیدار روشن رہی
جبرئیلؑ نظر صرف تیئیس سال

سینکڑوں صدیاں جن کا کریں تذکرہ
اس قدر مختصر ! صرف تیئیس سال ؟

اس میں قرآن سارا سماتا گیا
عرصۂ معتبر صرف تیئیس سال

نوحؑ نوسو برس پائے تبلیغ کو
میرے آقاؐ اِدھر صرف تیئیس سال

آدمیت کی عرش علیٰ تک پہنچ
اس میں ہیں کارگر صرف تیئیس سال

اس میں ہیرے جڑے تاج معراج کے
اس قدر اوج پر صرف تیئیس سال !

سر بہ سجدہ ہوئے جس میں بدروحنین
ناز فتح و ظفر صرف تیئیس سال

موجِ طوفانِ کن حشر تک کارگر
کام آئے مگر صرف تیئیس سال

"ایکم ، مثلکم" کے یہ سب معرکے
تا وجود بشر صرف تیئیس سال

عمر بھر کوششوں کا نتیجہ جمیلؔ
میرے پیش نظر صرف تیئیس سال

اپنے آقاؐ کے لیے نعت لکھا کرتے ہیں
ہم کلام اللہ سے مضمون لیا کرتے ہیں

کاتبیں دوش پہ مبہوت رہا کرتے ہیں
ایسے ماحول میں ہم نعت لکھا کرتے ہیں

اپنے آقاؐ کو' تصور کی بچھاکر مسند
نعت سننے کی بھی تکلیف دیا کرتے ہیں

ان کو آقاؐ کی نظر آتی ہے صورت اس میں
دل کی نظروں سے جو قرآن پڑھا کرتے ہیں

ایسے ٹکڑوں پہ ہی برکت کا اجارہ ہوگا
نام پر ان کے جو تقسیم ہوا کرتے ہیں

اپنے آقاؐ کا تصور ہے سہارا اے جمیلؔ
اپنے پیروں ہی سے پانی پہ چلا کرتے ہیں

٭٭٭

کیا ہے ذوقِ نظارا نے گھر تیار نظروں میں
چلے آؤ سما جاؤ مرے سرکارؐ نظروں میں

ابھی بچپن ہی تھا اسلام کا دوچار نظروں میں
علیؓ کو ساتھ لے کر آ گئے سرکارؐ نظروں میں

کرم فرماتے ہیں دیدار کا سرکارؐ نظروں میں
اضافہ نور کا کرنے مری بیمار نظروں میں

اجالے ان کے دندان مبارک کے بتاتے ہیں
کہ اک معمولی سوئی کا بھی ہے معیار نظروں میں

بچھائی ''آیت لاترفعوا'' نے مسند آداب
زباں بہکی ہوئی بھی اب کرے گفتار نظروں میں

اجالے ان کی سیرت کے وہ فیاضی پہ فائز ہیں
اندھیروں نے چمک کر رکھ لیا کردار نظروں میں

بساط اول و آخر کی پوری شاعری ہے یہ
چھپا ہے کن کا مطلع ان کی مقطع دار نظروں میں

گنہگاران امت تھام لیں گے حشر میں جس کو
تمھاری کالی کملی کا ہے اک اک تار نظروں میں

نظر ہم سے ملاتے وقت اتنا سوچ لینا ہے
رہا کرتے ہیں ہم بھی تھام کر تلوار☆ نظروں میں

نہ تھا بارہ برس الٹا لٹکنا کھیل بچوں کا
فقط اک اشتیاق دید تھا لاچار نظروں میں

اثر ہے شاہ شرفیؒ کی نظر کا حال پر اس کے
جمیلؔ الدین شرفی کا اثر ہے چار نظروں میں

☆ پیر و مرشد حضرت سیف شرفیؒ کی طرف منسوب

٭٭٭

یعقوبؑ کی نگاہ تڑپتی ہے چاہ سے
یوسفؑ قمیص بھیجیے بابا کو چاہ سے

بھرتے رہیں گے گود بھی جنت کی چاہ سے
لے کر کرم کی بھیک شفاعت پناہؐ سے

اللہ کے نام کو بھی مخفف میں ڈھال دے
کیا کیا زمیں پہ ہوتا ہے اک لفظ ''آہ'' سے

آقاؐ نے انتقام کے معنے بدل دیے
مکے کو فتح کرلیا نیچی نگاہ سے

ایران و مصر دین کے قبضے میں آ گئے
پھندنا بھی محو عجز ہے رومی کلاہ سے

کملی کی چھاؤں اوڑھ کے سرکارؐ آ گئے
رحمت کا تذکرہ بھی کریں گے ''گناہ'' سے

لبیک کہہ کے ہاتھ درودوں کے تھام کے
آقاؐ کے در پہ آیئے کعبے کی راہ سے

تھی اس طرح سے بند وہ مٹھی فساد کی
کنکر نے ان کو دیکھا نہیں تھا نگاہ سے

اس پر درود پڑھ لیں گے سیرت کے تین دن
وہ معجزہ ہٹا ہی نہیں ''وعدہ گاہ'' سے

محشر کے روز صرف وہ بخشش کریں جمیلؔ
اک ربط خاص ہے انھیں وعدہ نباہ سے

ذات نبیؐ کو اور سجانے کی بات ہے
کملی اوڑھا کے کعبہ بنانے کی بات ہے

نعلین پا کو سایہ بنانے کی بات ہے
سامان عرش سر پہ اٹھانے کی بات ہے

کعبے کی چھت پہ چڑھ کے اذاں دیتے ہیں بلالؓ
دراصل سمت قبلہ بتانے کی بات ہے

مکے کی فتح سوچ میں پڑ جائے کیوں نہ پھر
نیچی نظر کی شان بڑھانے کی بات ہے

دوزانو ہو کے بند کیے آنکھ بیٹھنا
آقاؐ سے راست حال سنانے کی بات ہے

معراج اپنا قصہ سنانے لگی انھیں
صدیقؓ کو صدِیق بنانے کی بات ہے

قرآن پڑھ کے آقاؐ کی صورت کو دیکھنا
افلاک کو زمین پہ لانے کی بات ہے

بستر بھی بچھ گیا ہے چٹائی کا رات میں
اس کو بھی اب مصلیٰ بنانے کی بات ہے

سرکار اپنے حسن کو مصروف رکھتے ہیں
یہ بھی تو عائشہؓ کے زمانے کی بات ہے

آقاؐ کی یہ اویس نوازی تو دیکھیے
داندان سے بھی عشق جتانے کی بات ہے

وارث ہیں آپؐ تنہا دعائے خلیلؑ کے
جس میں حضورؐ آپ کے آنے کی بات ہے

محفل میں آؤ شان سے آؤ جمیلؔ دیں
آقاؐ کو اپنے نعت سنانے کی بات ہے

✻

نعت کہنے کے لیے جب بھی ارادہ کرلیا
سامنے آقاؐ کو دیکھا اللہ اللہ کرلیا

والضحیٰ واللیل و یٰسٓ اور طٰہٰ کرلیا
حفظ خود قرآن نے انؐ کا سراپا کرلیا

گھر کی دیواروں نے مٹی میں بسیرا کرلیا
اور کچھ پتوں نے چھپر کا اضافہ کرلیا

مسجد و منبر کو بھی اطراف ہی رہنا پڑا
میرے آقاؐ نے یہیں قائم مصلےٰ کرلیا

آیت اقرا نے چل کر پاؤں سے جبریلؑ کے
طئے حرا کی وسعتوں کا گوشہ گوشہ کرلیا

عالم اسریٰ سجا کر صاحب اسریٰ کے ساتھ
آسمانوں نے حساب اپنا بھی چکتا کرلیا

عصر کو واپس بلانا تھا علیؓ کے کام سے
میرے آقاؐ نے فقط ہلکا اشارہ کرلیا

روشنی کو دیکھنے اس منبع انوار کی
مہر و مہہ نے نور کا آپس میں چندہ کرلیا

چلتا پھرتا لگتے ہیں کعبہ وہ اس کو اوڑھ کر
انؐ کی کملی نے مدینے کو بھی مکہ کرلیا

عالم عرفاں کی مئے پی پی کے دست سیفؒ سے
اک سمندر کو بھی میں نے قطرہ کرلیا

کملی والےؐ نے کبھی چادر بھی اوڑھی تھی جمیلؔ
آیتوں نے اس پہ بھی قائم اجارہ کرلیا

معتکف ہو کلمۂ توحید شریاں کی طرف
"نحن اقرب" کے اجالے میں رگ جاں کی طرف

ماں کی گودی کا شرف لے کر مسلماں کی طرف
سب سے پہلے بی خدیجہؓ آئیں ایماں کی طرف

میرے آقاؐ کے مبارک پاؤں سے چل کر عروج
جا رہا ہے سوئے اسریٰ حد امکاں کی طرف

طور اپنے قد پہ نازاں پڑھ رہا تھا حمد جب
نعت کی اٹھی صدا اک کوہ فاراں کی طرف

دھڑکنیں بھی دیکھ لیں گی اک تعجب سے اڑان
ایک ٹھوکر میرے آقاؐ گُرزَہ جاں کی طرف

معجزہ مہمان بن کر آ گیا جابرؓ کے گھر
مردہ بچے آ گئے آواز مہماں کی طرف

معجزہ ہی تو جتاتا ہے خصوصی امتیاز
خاص انساں کی طرف سے عام انساں کی طرف

آپؐ کا رخ کر کے دے گا خود ہی کعبہ بھی اذاں
کملی اوڑھے آپؐ ٹھہریں اس کے میداں کی طرف

ہو کے ظاہر سجدہ سا ہے سوئی کی بھی روشنی
آپ کے مسواک سے چمکیلے دنداں کی طرف

یاس کے عالم میں انؐ کو دیکھ لینا اے جمیلؔ
ایک بچہ دیکھتا ہے جس طرح ماں کی طرف

حوالی نہ جائے موالی نے جائے
درِ شہہؐ سے خالی سوالی نہ جائے

درودوں کو ذمہ یہ سونپا گیا ہے
دعا ہو کسی کی بھی ٹالی نہ جائے

وہاں بھی گزر آپؐ کا سرخرو ہے
جہاں شاعرانہ خیالی نہ جائے

نظر میں اگر عرش کا بھی ہو منظر
تصور سے روضے کی جالی نہ جائے

نہیں ہوتا حاضر وہاں کوئی جب تک
گناہوں کی گٹھڑی ہٹالی نہ جائے

سحر کے قدم ٹھیر جائیں خلا میں
فلک تک صدا گر بلالؓ نہ جائے

نظر سے فقیری نظر کا تاثر
جمالی نہ جائے جلالی نہ جائے

شفق میں مگن ہے مگن ہی رہے گی
یہ خونِ شہیداں کی لالی نہ جائے

نہ دنیا کی دولت نہ عقبیٰ کی راحت
فقیروں کی جب تک دعا لی نہ جائے

شکم پر بندھے ہیں نقاہت کے پتھر
مگر انؐ کے رخ کی بحالی نہ جائے

گلستانِ احمدؐ کا بلبل حمیدؔ☆ اک
جمیلؔ اس کی شعلہ مقالی نہ جائے

☆ برادر خورد ممتاز مقرر ڈاکٹر سید حمید الدین شرفی

کیونکر خدیجہؓ بی بی ہیں بلہار دیکھنا
آقاؐ کو دیکھ دیکھ کے ہربار دیکھنا

آقاؐ سجائیں دین کا بازار دیکھنا
معصوم بچہ پہلا خریدار دیکھنا

ستر ہزار سال کے ستر ہزار دور
جبریلؑ عرش پر مہہ انوار دیکھنا

چلتے کہاں ہیں اڑتے ہیں براق کے بھی پاؤں
اسریٰ کی رات ان کی یہ رفتار دیکھنا

ہوجائیں گے تمام زبانوں کے سرنگوں
"لاترفعوا" نے چھیڑی ہے گفتار دیکھنا

اس پر بھی نقش پائے نبیؐ تندرست ہیں
رستہ ہے گرچہ کانٹوں سے بیمار دیکھنا

مصروف نظم کون و مکاں رہ کے بھی جمیلؔ
آقاؐ کو میرے آتا ہے گھربار دیکھنا

***

نبیؐ کا نام نقطوں سے بری ہے
یہاں بھی مستقل بے سائیگی ہے

یہ انؐ کی خادمہ تک جانتی ہے
مرے آقاؐ میں غصے کی کمی ہے

اثر اس زہر کا خود ملتوی ہے
اسے صدیقؓ سے کب دشمنی ہے

اسے ہجری کے خانوں میں سجالو
نبیؐ کے نقش پا کی جنتری ہے

ورم پیروں پہ چہرے پر بحالی
مرے آقاؐ کی قامت دیدنی ہے

رخ کعبہ کے بھی سجدوں کے لائق
مرے آقاؐ کی حالت قبلہی ہے

اسے سائے میں کملی کے سکھانا
یہ بی بی فاطمہؓ کی اوڑھنی ہے

رخ انور کو دیکھوں کب ہے ہمت
نظر قدموں میں آ کر رک گئی ہے

اندھیروں نے شب ہجرت کے دیکھا
مرے آقاؐ کے بستر پر علیؓ ہے

مچی ہے دھوم سرسبزی کی اس کی
کہ شاید کالی کملی بھی ہری ہے

نبیؐ کے نقشِ پا کے پیچھے پیچھے
نظر جنت میں جا کر بس گئی ہے

مری نعتوں میں آجاتے ہیں آقاؐ
اسی باعث یہ روشن کھلبلی ہے

نماز و روزہ و قربانی و حج
ہمارا فرض سارا سنّتی ہے

نبیؐ کی آمد آمد ہے یہاں پر
اجالوں کی نزاکت بولتی ہے

نبیؐ کے عشق کے ماروں کا مارا
جمیلؔ الدین شرفی قادری ہے

جس سے قائم ہے نسلِ نبیؐ، نعت ہے
بی خدیجہؓ بھی اک سروری نعت ہے

نیند جس سے ہماری اڑی، نعت ہے
اپنی راتوں کی یہ بے کلی نعت ہے

جس کو منبر سے سن لیں نبیؐ، نعت ہے
وہ جو آقاؐ کو دے دے خوشی نعت ہے

ساتھ براق کے سدرہی نعت ہے
اس سے آگے بھی سب رفرفی نعت ہے

اس کو آقاؐ کی آمد کا ہے انتظار
میرے شعروں میں ٹھہری ہوئی نعت ہے

با ادب باوضو قافیہ اور ردیف
اس سلیقے کی سب شاعری نعت ہے

خاتم الانبیا پر کلام مجید
رب تعالیٰ کی یہ آخری نعت ہے

رب جسے بھیجتا ہے ملائک کے ساتھ
وہ درودی ثنا واقعی نعت ہے

آیت آیت میں روشن سی قرأت ہے جو
چلتی پھرتی ہوئی بولتی نعت ہے

یہ رفاقت کے معنوں نے بتلادیا
شان صدیق ؓ کی آگہی نعت ہے

دست فاروق ؓ کی تیز تلوار بھی
ان کے قدموں میں جھکتی ہوئی نعت ہے

جس پہ آقاؐ کی مرضی تصرف کرے
دستِ عثمانؓ خود اک غنی نعت ہے

جس کا بچپن فسانہ ہے اسلام کا
غور سے دیکھیے خود علیؓ نعت ہے

ہم اذاں جس کو کہتے ہیں، کہتے رہیں
اصل میں وہ شہادت بھری نعت ہے

اس کو قرآن کہتے ہی ہیں اس لیے
میرے آقاؐ کی وہ مصحفی نعت ہے

زلف و رخسار بھی، حسن کردار بھی
جیسے قرآن سب نعت ہی نعت ہے

اس کو قوسین تک راہداری ملی
رات اسریٰ کی چڑھتی ہوئی نعت ہے

اپنے معنوں کو سرکار تک لے چلی
وہ ادائے ادب کی چھبی نعت ہے

عقل کو اس کی آقاؐ سے تمغہ ملا
جیسے سلمانؓ ! وہ فارسی نعت ہے

عائشہؓ نے کہا آپؐ قرآن ہیں
عائشہؓ کی زباں بولتی نعت ہے

ایک اک رکن پوری کرے جو نماز
ان کو جوڑو تو وہ نامؐ کی نعت ہے

سننے آتی تھی چھپ چھپ کے قرآن پاک
معترف یعنی خود کافری نعت ہے

بے قلم بھی لکھی جارہی ہے کہیں
عقل حیراں ہے جس پر وہی نعت ہے

تذکرے کرنے بھیجا ہے پہلے جنھیں
ان صحیفوں میں سب پیشگی نعت ہے

اس قلم کو لگا رکھوں سینے سے میں
اس میں آسودہ اک اک نئی نعت ہے

آپ کی نعت تنہا نہیں ہے جمیلؔ
ان گنت شاعروں نے کہی نعت ہے

غوث اعظمؒ بھی محظوظ ہوں گے ضرور
اے جمیلؔ آپ کی قادری نعت ہے

***

اثر سے مطمئن سب التجائیں دست بستہ ہیں
درودوں سے مزین جب دعائیں دست بستہ ہیں

وہ سارے جنتی ہیں کیا بتائیں دست بستہ ہیں
مرے آقاؐ کے پیچھے صف میں دائیں دست بستہ ہیں

انھیں برداشت کرنی ہے بساط کن کی دھڑکن بھی
کھڑے ہیں دل کی جانب وہ جو بائیں' دست بستہ ہیں

خدیجہؓ کے اجالے میں چلے آتے ہیں جب جبریلؑ
نظر نیچی کیے اونچی ادائیں دستہ بستہ ہیں

مرے آقاؐ کے جبّے کے ہراک پیوند نے دیکھا
کئی و خسروی ' شاہی ردائیں دست بستہ ہیں

بدل پیغمبری کا بن کے خود قربان ہونے کو
یہ دنبے، بھیڑ، بکری اور گائیں دست بستہ ہیں

بڑے انصاف سے گستاخ کی گردن کو نپوالیں
عمرؓ کے سامنے جیسے سزائیں دست بستہ ہیں

ادب جاروب کش سیکھیں مدینے کی صفائی کا
اٹھانے سر پہ کچرا خود ہوائیں دست بستہ ہیں

درودوں کی ردائیں اوڑھ کر دربار رحمت میں
جمیل الدین شرفی کی دعائیں دست بستہ ہیں

آپؐ کا سینہ مجلّٰی اور بس !
ہے یہ قرآنی مجلّہ اور بس !

دن میں بھی مصروف مسند بن کے ہے
رات بھر تھک کر مصلّٰی ، اور بس !

مہر کرنے کو نصاب نور پر
آپؐ کے ہاتھوں میں چھلہ اور بس

کفر کے انبار پر ٹھہری نظر
ہوگیا سب کھلابلا☆ اور بس

ایک ہیں ایمان کے دربار میں
اہل ہند ، اہل مکلّہ اور بس

☆ مراد "کھلبلی" یہ ایک اختراعی کوشش ہے۔

عرش کے سینے پہ بھی روشن ہوا
آپ کی چپل کا تلا' اور بس !

ایک لشکر کے لیے رزاق ہے
ایک مٹھی بھر یہ غلہ اور بس !

اس کے پیچھے راہ جنت بھی چلے
نقش پا کا ہے دھڑلہ اور بس !

ایک کی ساتوں گھروں میں دھوم ہے
ست گھرا سارا محلّہ اور بس !

حشر کے میزان میں بھاری جمیلؔ
آپؐ کی جانب ہے پلہ' اور بس !

٭٭٭

اک اک آیت جو قرآں میں پس آیات آئی ہے
مرے آقاؐ کی لے لے کر وہ معلومات آئی ہے

براہ وادئ لنکا سرعرفات آئی ہے
زمیں پر زندگی آدمؑ کے ہوکر ساتھ آئی ہے

جہاں بھی نعت کی محفل سجے اتنا سمجھ لینا
مدینے کی گلی سے پھر کوئی سوغات آئی ہے

اشاروں کی ہے یہ سرعت نوازی عقل ہے حیراں
ابھی منبر پہ ہیں آقاؐ ، ابھی برسات آئی ہے

اذانوں نے کھڑے قد سے پکارا ہے چلے آؤ
نبیؐ کی آنکھ کی ٹھنڈک کی اب خیرات آئی ہے

نمازوں سے کہو اس کو ادب سے بیٹھ کر لینا
نبیؐ سے بات کرنے کی جو التحیات آئی ہے

خلیلؑ اللہ کا دے کر حوالہ اس کو پڑھ لینا
نمازوں میں وجوبیت جو بر صلوٰۃ آئی ہے

دیا ”قل اوحی“ کا رب نے اس آیت کو پیراہن
جو طئے کرکے مسافات رہ جنات آئی ہے

کریں گے چاند سورج خیر مقدم روزیوں جیسے
ابھی سرکارؐ کی میلاد کی بارات آئی ہے

طلوع صبح کی گرمی ، غروب شمس کی حدت
وہ بن کر مسجدوں میں تختۂ اوقات آئی ہے

مری آنکھوں کو صحبت مل گئی ہے ان کے جلووں کی
کہ راء الحق کی جن کو دیکھنے مشکوٰۃ آئی ہے

نیا احرام باندھو اب تصور کی جسامت پر
درِ خیرالوریٰ سے ذہن میں میقات آئی ہے

زمین و آسماں کی ساری باتیں سارے قصے ہیں
نبیؐ کے ہاتھ میں دنیا کی ہر ہر بات آئی ہے

اذانوں نے گواہی دے کے بلوایا جمیلؔ دیں
نماز آئی ! نبیؐ کی شکل ہی کے ساتھ آئی ہے

اثر نواز فضاؤں میں بات کرتے ہیں
درود سارے دعاؤں میں بات کرتے ہیں

ہے اپنا ڈھنگ خطاؤں میں بات کرتے ہیں
وہ ان کا ظرف عطاؤں میں بات کرتے ہیں

مصلےٰ ہو نہ ہو بے وقت بے ضرورت بھی
ہم اپنے رب سے دعاؤں میں بات کرتے ہیں

جہاں بھی آقا ہوں آ جاتے ہیں وہیں جبریلؑ
کہاں وہ صرف گپھاؤں میں بات کرتے ہیں

خدائے پاک نے لاترفعوا کہا ان سے
جو لوگ اونچی صداؤں میں بات کرتے ہیں

حضور پاکؐ سے ہندوستان کے شعلے
ہمیشہ ٹھنڈی ہواؤں میں بات کرتے ہیں

سمجھ سکے جسے خبط الحواس بوڑھی بھی
وہ دلنشین اداؤں میں بات کرتے ہیں

جو لے کے آتے ہیں گستاخیوں بھری گردن
عمرؓ تو ان سے سزاؤں میں بات کرتے ہیں

چٹخنا چاند کا بن جائے ماحصل ان کا
اشارے ان کے خلاؤں میں بات کرتے ہیں

اسی لیے تو مہکتے ہیں راستے انؐ کے
پسینے ان کے ہواؤں میں بات کرتے ہیں

رسول پاکؐ کے منبر پہ جب ٹھہرتے ہیں
وہ ساریہؓ سے ہواؤں میں بات کرتے ہیں

وہ ان کا ظرف وہ موسیٰؑ نوازیاں ان کی
کہ عرش پاک کی چھاؤں میں بات کرتے ہیں

نبیؐ کی بولنے والے کہیں نہیں ڈرتے
ہزار کرب و بلاؤں میں بات کرتے ہیں

بلندیوں نے انھیں اپنے قد سے ناپا ہے
جو جھک کے آپؐ کے پاؤں میں بات کرتے ہیں

کرم جو بانٹے ہیں آقاؐ نے عورتوں میں جمیلؔ
کرم وہ سارے ہی ماؤں میں بات کرتے ہیں

فلک سے جن کے لئے بھی فضیلتیں اتریں
تمہارے پیچھے انہیں کی جماعتیں اتریں

کرم بھی لطف و ہدایت بھی التفات کے ساتھ
تمہارے خلق میں اللہ کی عادتیں اتریں

تمہارے پیٹ پہ پتھر غنا کا آئینہ
تمہارے فقر سے عالم میں برکتیں اتریں

بس ایک بوریا بستر بھی اور مسند بھی
اُسی کے صدقے جہاں کی ریاستیں اترِیں

لعابِ پاک علیؓ کی بصر کا سُرمہ بھی
لعابِ پاک سے چشمے میں لذتیں اتریں

وہ ایک بدر کا سجدہ تھا دیں کا سرمایہ
فلک سے قوت باری کی نصرتیں اتریں

تمہاری چادر و کملی کو بھی درود و سلام
تمہارے واسطے انؐ پر بھی آیتیں اتریں

وہی تو جنت ارضی ہوئیں ہمارے لئے
جہاں جہاں بھی کفِ پا کی صورتیں اتریں

طفیل نسبت دامان سیفؒ دیں شرفیؒ
جمیلؔ اپنے لئے بھی کرامتیں اتریں

سر سجدہ نہ اٹھائے گی سحر ہونے تک
میرے آقاؐ کی دعا اپنا اثر ہونے تک

نور کو خاک کی راہوں سے گزرنا بھی پڑا
جلوۂ جسم بشر مثل بشر ہونے تک

چاند کیا اپنے تجمل پہ تھا نازاں نازاں
ان کی انگلی کے اشارے کا گزر ہونے تک

جبرئیل آپ کہاں ساتھ رہے ساتھ دیئے
میرے آقاؐ کا سر عرش سفر ہونے تک

امتی امتی سرمایۂ لب محشر میں
معرکے عرصۂ میزان کے سر ہونے تک

کچھ نہ کچھ مان کے بیٹھے تھے قریشی اے جمیلؔ
داخل حلقۂ اسلام عمرؓ ہونے تک

٭٭٭

نور ازل کا خواب ہے سرکارؐ کی دعا
رخشندہ آفتاب ہے سرکارؐ کی دعا

فطرت کا اضطراب ہے سرکارؐ کی دعا
تاحدِ انقلاب ہے سرکارؐ کی دعا

بے حد ہے عالمین پہ سرکارؐ کی دعا
امت پہ بے حساب ہے سرکارؐ کی دعا

دونوں جہاں کے اس میں خزانے سمٹ گئے
اللہ کی کتاب ہے سرکارؐ کی دعا

تقدیر مصلحت کو گزرنا یہیں سے ہے
لوح و قلم کا باب ہے سرکارؐ کی دعا

سب کے لیے ہے فیض سبھی کو ہیں راحتیں
مانند و مثل آب ہے سرکارؐ کی دعا

میری قلندری کا کوئی پوچھ لے بھرم
میرا یہی جواب ہے سرکارؐ کی دعا

تکمیل کائنات کا ضم ہے یہیں شعور
وہ مختتم نصاب ہے سرکارؐ کی دعا

انصاف بھی جمیلؔ تصرف میں ان کے ہے
فاروقؓ کو خطاب ہے سرکارؐ کی دعا

٭٭٭

مرے آقاؐ کے چہرے پر وہ تابش حق کی ہے ساری
نظر والوں کے حق میں تو نمائش حق کی ہے ساری

خدا سے منسلک بندہ رہے خود ان کی طاعت میں
جو خواہش انؐ کے دل میں ہے وہ خواہش حق کی ہے ساری

انہیں کا ذکر اونچا ہو، انہیں کا بول بالا ہو
اگر ہو زورِ کوشش سے تو کوشش حق کی ہے ساری

شعور مثلکم کا تاج سر پر اور بے سایہ
چھپا کر ان کو رکھنے کی یہ کاوش حق کی ہے ساری

سر عرش بریں دیکھو نہ سودا ہے نہ ساماں ہے
مرے آقاؐ کے حجرے میں بھی بندش حق کی ہے ساری

یہ اپنا کام، ان کو سونپ کر ہے اک طرح نازاں
شفیع المذنبیں ہونا سفارش حق کی ہے ساری

انہیں دنیا میں لے آنا ، بڑھانا عمر دنیا کی
نئے انداز سے جاری یہ کاوش حق کی ہے ساری

وہ جب چاہیں ، جہاں چاہیں جسے چاہیں عطا کردیں
مرے آقاؐ کی فطرت میں یہ بخشش حق کی ہے ساری

شفیع المذنبیں بن جاتا ہے جس کا ہر اک کلمہ
مرے آقاؐ کے لہجے میں یہ دانش حق کی ہے ساری

یہی سچی حقیقت ہی ہے سرمایہ عبادت کا
مرے آقاؐ کی طاعت ہی پرستش حق کی ہے ساری

جمیلؔ انؐ کا ہے اس میں ذکر انؐ کا قول و قصہ ہے
کتاب اللہ ! اگرچہ یہ نگارش حق کی ہے ساری

ہے ترسٹھ سال کی دنیا جہاں بانی میں حضرت کی
مگر ہاتھوں میں باگیں ہیں قیامت تک حکومت کی

مرے آقاؐ نے مٹی سے بنے گھر میں سکونت کی
مرے آقاؐ نے عزت بخش دی پتوں کو بھی چھت کی

مرے آقاؐ خدا کے ظرف تنہا کا وہ منظر ہیں
مرے آقاؐ سے ہٹ کر ہی نہیں تمثیل وحدت کی

مرے آقاؐ کو تحفہ ہے یہ سبحٰن الذی اسریٰ
مرے آقاؐ کی اس میں بس گئی تفصیل رفعت کی

مرے آقاؐ قیامت تک سفر کرکے چلے آئے
مرے آقاؐ پہ اسریٰ نے نچھاور ساری قدرت کی

مرے آقاؐ نمازوں کا لیے تحفہ چلے آئے
مرے آقاؐ سے موسیٰؑ نے وہیں پرُ مغز حجّت کی

مرے آقاؐ نے دیکھا خود کو راہ الحق کے رتبے میں
مرے آقاؐ زمیں پر ہیں علامت حق کی صورت کی

مرے آقاؐ نے جانی دشمنوں کو بھی معافی دی
مرے آقاؐ نے حد کردی جہاں تک ہو مروت کی

مرے آقاؐ، درود پاک کی محفل ہے گویا کائنات کل
مرے آقاؐ، خدائے پاک نے بھی اس میں شرکت کی

مرے آقاؐ کا یہ بھی معجزہ محشر میں قائم ہے
مرے آقاؐ کی کملی ہی وہاں لے گی جگہ چھت کی

مرے آقاؐ یقینی ہے سر محشر بھی آجائے
مرے آقاؐ مرے آقاؐ زبانوں پر عقیدت کی

مرے آقاؐ ہمیں ان سے کبھی بھی دور مت کرنا
مرے آقاؐ تمہارے نقش پا وسعت ہیں جنت کی

مرے آقاؐ کے نام پاک میں نقطے نہیں ملتے
مرے آقاؐ کے سائے نے بدن میں کب شراکت کی

مرے آقاؐ جہاں چاہیں اشاروں کو کریں حاکم
مرے آقاؐ زمیں پر ہیں علامت حق کی قوت کی

مرے آقاؐ کا گھر کیا ہے جمیلؔ اس سے سمجھ جاؤ
مدینہ حاضری معراج کہلاتی ہے امت کی

٭٭٭

جہاں تک کن کی وسعت میں خط جغرافیہ پہنچے
وہاں تک میرے آقاؐ کے قدوم و نقش پا پہنچے

خودی کی جستجو میں جب مرے آقاؐ حرا پہنچے
پیامات الٰہی دم بدم زیر سما پہنچے

وہاں بھی میرے آقاؐ کی تسلی کارفرما ہے
جہاں پر روشنی، پانی نہ تھوڑی بھی ہوا پہنچے

قدوم پاک میں رہنا ہی چپل کی ہے خوش بختی
کہ جس کے کیل کانٹے تک سر عرش علیٰ پہنچے

درودوں کا پہنچنا جبر فطرت امرِ ایقاں ہے
یقینی ہے درودوں کی طرح بھی فاتحہ پہنچے

خدا والوں کی ، دنیا میں پہنچ کا حال ایسا ہے
کہ اپنے گھونسلے میں جس طرح سے اک بیا پہنچے

قدم جبرئیل کے بھی رک گئے سدرہ کی منزل پر
کوئی اب کیسے جانے گا کہاں تک مصطفےؐ پہنچے

جمیلؔ اک ایسا منظر بھی مری نظروں میں رہتا ہے
ردائے مصطفےؐ میں کاروان شرفیہ پہنچے

دیباچے کے بہ طور تعارف میں آگئے
انداز ان کے حسن کے یوسفؑ میں آگئے

سرکارؐ کی دعا کے تکلف میں آگئے
ایران و مصر دونوں تصرف میں آگئے

اسرار حق تمام تکشف میں آگئے
امی لقب کے دست تصرف میں آگئے

سرکارؐ کی نگاہ تلطف میں آگئے
احوال اہل صفہ تصوف میں آگئے

آئینے خیرہ خیرہ ہیں جلووں کے سامنے
جذبے تحیرات کے سب اُف میں آگئے

ہجرت کی شب ہے حسن امانت علیؓ میں ضم
بستر پہ جو نبیؐ کے توقف میں آگئے

٭٭٭

وہ خود اپنے ہی جلوؤں کی حسیں مسند بچھاتے ہیں
حرا کی وسعتوں کے درمیاں دھونی رماتے ہیں

بشر مثلِ بشر کے درمیاں کچھ فلسفے ہیں جو
کبھی پردے اٹھاتے ہیں کبھی پردے گراتے ہیں

نہیں والد وہ مَردوں کے مگر رحمت کے رشتے سے
احد کے نامزد کردہ سبھی سے ان کے ناتے ہیں

حسابِ حشر ان کے صاد کرنے تک نہیں ہوتا
انہیں کے ہاتھ میں اپنے عمل کے سارے کھاتے ہیں

وہ جانِ جاں، وہی جانِ جہاں، شانِ شہ شاہاں
وہ اپنے آپ کو پھر بھی فقیروں میں گناتے ہیں

وہی اک بوریا مسند، وہی بستر، وہی بیٹھک
اسی کا دبدبہ ہے اہل ثروت کانپ جاتے ہیں

خدا ایقان ہے میرا، محمدؐ میرا ایماں ہے
جمیلؔ ایقان و ایماں ہی مرا چکر چلاتے ہیں

❁

ہوئی بلند اذانِ بلالؓ جس چھت سے
اسی کو آقاؐ نے بخشا سجود عظمت سے

پیام حق کی وہ ہلچل ہوئی ہے پربت سے
فریق اقربا دہلے ہوئے ہیں ہیبت سے

نبیؐ کے آخری ہونے کا دبدبہ دیکھو
تمام پہلے صحیفے بھرے ہیں مدحت سے

نبی کے نام میں نقطے نہ جسم کا سایا
ہجوم خلق میں دونوں بری ہیں شرکت سے

بہت قریب بہت ہی قریب رہتے ہیں
نبی کے چاہنے والے خدا کی رحمت سے

اذاں کو اپنی بلندی پہ ناز یہ بھی ہے
مٹھاس دیتا ہے لحن بلالؓ لکنت سے

کھجور ، شہد ہے ، زیتون ہے نبی کی غذا
کہاں ہے مائدہ واقف تمام لذت سے

تمہارے نقش قدم ہی ہماری جنت ہیں
حضور دور نہ کیجئے ہمیں یہ جنت سے

جمیلؔ سر پہ ہے دستار سیفؔ دیں شرفی
یہ اعتبار بھی تم کو ملا ہے قسمت سے

***

یہ چھت بھی ہے کھجور کے پتوں کی، چھال کی
ہوتی ہے صبح و شام یہیں ذوالجلال کی

اعجاز مصطفیٰؐ سے مزین خیال کی
صلوا علی النبی بھی ہے آیت کمال کی

شرمندہ ان کے آگے ہے ہر شئے مثال کی
ناخن کو بھی مثال نہ دیجے ہلال کی

پھر بھی اذان چاند نے سن لی بلالؓ کی
گرچہ جنابِ سائنس نے کافی دھمال کی

ہر اوجِ زندگی کا فتح مند سلسلہ
یکسانیت حضورؐ کے ہر حال قال کی

اُس فاصلے کو آپؐ اکیلے ہی طئے کریں
جبریلؑ جس کے آگے ہیں صورت سوال کی

آیت نزول ہوتے ہی لکھنے لگے غلام
اک اک کتاب بن گئی اونٹوں کی کھال کی

کلمہ کے دونوں پہلو اسی میں سما گئے
قوسین بھی ہے کلمہ وحدت کی پالکی

یاد نبیؐ میں بوریا جس نے بچھا لیا
حاجت کہاں ہے اس کو رضائی کی شال کی

گردِ رہِ مدینہ مرے ہمسفر رہے
لے کر چلوں بنا کے میں پلکوں کی پالکی

دامن پسار دوں تو برس جائے ہُن کا ہُن
صدقے میں آپؐ کے نہیں حاجت سوال کی

کملی کا بال بال چھپالے گا اے جمیلؔ
امت کا ہر گناہ خطا بال بال کی

٭٭٭

رنگ اور نور کے ڈیرے وہ سجادیتے ہیں
آپؐ کو شوکت لولاک لما دیتے ہیں

دھوپ اور چھاؤں کا مفہوم سجادیتے ہیں
اک بچا غم تو خوشی ایک بچا دیتے ہیں

جس جگہ فتح نے سر اونچا کیا ہے اپنا
میرے آقاؐ وہاں نظریں بھی جھکادیتے ہیں

وہ خدا ہیں تو نہیں ان میں خدائی تو ہے
اُنؐ کے انداز بہرحال بتا دیتے ہیں

فلسفے ان کے کرم کے ہیں گھنیرے اتنے
دھوپ کو چھاؤں کی تصویر بنادیتے ہیں

عرش ہو، کرسی ہو، لوح و قلم ہو، کچھ ہو
میرے آقاؐ کو سلیقے سے جگہ دیتے ہیں

آپؐ اک وقت ہیں، والعصر کے معنی یہ ہیں
وقت کو وقت کے ہاتھوں میں تھما دیتے ہیں

جب بھی دربار میں آتی ہیں حلیمہؓ بی بی
اٹھ کے لیتے بھی ہیں چادر بھی بچھا دیتے ہیں

آنکھ سے چوم لو احساس کے ناخن اپنے
نام پر ان کے یہ آنکھوں کو شفاء دیتے ہیں

آسماں ان کی نظر دیکھ کے کہتا ہی رہا
شاید اب کعبہ کی تقدیر جگا دیتے ہیں

ہم کو مجذوب صفت کہنا بھی آساں ہے جمیلؔ
ہم تو دیوانے ہیں ہر بات بتا دیتے ہیں

رحمتوں کا نور کا اک تانا بانا بن گیا
اُنؐ کی چادر بن گئی اس کا حوالہ بن گیا

اوڑھ کر صدیقؓ کی کمبل عجوبہ بن گیا
جلوۂ جبریلؑ بھی مثلِ صحابہؓ بن گیا

میری پیشانی پہ بھی سجدوں کا گھٹا بن گیا
سورۃ قرآن میں کا وہ چاند تارا بن گیا

نور آقاؐ بن گیا اور نور بندہ بن گیا
عالم قوسین میں کلمہ تماشا بن گیا

گھر جو دیواروں سے مٹی کی بنا تھا بن گیا
آسرا بھی آپؐ کو پتوں کی چھت کا بن گیا

صاحب اسریٰ کی منزل کا پتہ کچھ اور ہے
ان کے رستے میں تو سنگِ میل سدرہ بن گیا

اک مصاحب، ایک ناظر، ایک سدرہ تک سفیر
جلوۂ جبریلؑ جانے اور کیا کیا بن گیا

ایک عالم کہہ رہا ہے دیکھ کر صورتِ جمیلؔ
شاہِ شرفیؒ آپ کا دیوانہ دانا بن گیا

٭٭٭

تمہارا حسن الگ ہے بدن سے ہٹ کر ہے
ہر ایک حسن کی فطری پھبن سے ہٹ کر ہے

تمہیں تو باپ سے بڑھ کر سمجھنا ہے ایماں
تمہارا رشتہ تو بھائی بہن سے ہٹ کر ہے

یہ بو پسینے کی مانند مشک پھیل گئی
مگر یہ خوشبو تو مشک ختن سے ہٹ کر ہے

تمہارے نقش قدم کو چمن ہی کہہ لیتے
بہار اس کی مگر ہر چمن سے ہٹ کر ہے

تمہاری ذات کا عرفان بھی ہے قرآں میں
خلاصہ اس کا قیودِ سخن سے ہٹ کر ہے

تم اک نگاہ سے اپنالو چاہو بھی جس کو
ادا تمہاری یہ ہر بانکپن سے ہٹ کر ہے

عطا کے فیض کو کیوں موتیوں سے تولیں ہم
عطا تمہاری زمانے کے دھن سے ہٹ کر ہے

تمہارے ہاتھ میں دستر تمہیں کو فاقے بھی
تمہاری فکر و فراغت بھی تن سے ہٹ کر ہے

ملے ہیں فاصلے محشر کے ساتھ اسریٰ میں
سفر کا جادہ یہ لیکن تھکن سے ہٹ کر ہے

فسانہ جہل کا ' بوجہل کا ہے افسانہ
ابولہب کے حسد سے جلن سے ہٹ کر ہے

اُسی کی رونقیں ، اس میں بہار لاتی ہیں
اگرچہ شہر مدینہ دکن سے ہٹ کر ہے

جمیلؔ شاعری نعت شریف میں ہے گم
یہاں تو حکمت و دانائی فن سے ہٹ کر ہے

ایکم مثلی ہے تفسیر انائے مصطفیٰؐ
ادعائے من رآنی ہے لقائے مصطفیٰؐ

کلمہ گو کی دھڑکنوں کی درمیانی راہ سے
مومنوں کے قلب میں مسکن بنائے مصطفیٰؐ

اپنی ہستی کا سفر ہو یا ہو سیر کائنات
کچھ نظر آیا نہیں ہم کو سوائے مصطفیٰؐ

مل گیا ہے اب اذانوں کی بلندی کا شعور
چڑھ گیا ہے چھت پہ کعبے کی گدائے مصطفیٰؐ

من و سلویٰ ' مائدہ جس کی حقیقت پر نثار
جو کی روٹی اور کھجوریں ہیں غذائے مصطفیٰؐ

بولنے کا اور ہونے کا یہ منظر دیکھیے
ہے بشر ' مثل بشر کا فرق یائے مصطفیٰؐ

تاجِ شرفی تاج سیفؔ الدینؒ ہے سر پر مرے
اے جمیلؔ الدین شرفی ' اے گدائے مصطفیٰؐ

❀

نبی کا حسن ہے امی لقب کا پیکر ہے
علوم غیب کا عالم اسی کا زیور ہے

کمال' ثور کی بانہوں میں ایسا چھپ کر ہے
حواس بیچ کے خدمت میں گم کبوتر ہے

پڑھانے آئے ہو جبریل کیا یہ تیور ہے
انہیں تو یاد یہ دستور سارا فرفر ہے

درود پڑھتا ہے کعبہ غلاف اوڑھے ہوے
کہ سر پہ اس کے اذانوں کا جب سے چھپر ہے

علیؓ کے زانو پہ سوکر جگائیں سورج کو
حضورؐ عصر کا اک وقت جب مقرر ہے

اسی نے کردیا مفلوج شان نمرودی
خدا کے حکم کا تابع جو ایک مچھر ہے

تبھی تو باندھا گیا ہے شکم سے آقاؐ کے
ہزار ہیروں سے ترشا ہوا یہ پتھر ہے

معاملات تو دونوں جگہ سلجھتے ہیں
ہے عرش آپؐ کا گھر اور مدینہ دفتر ہے

یہاں تو کوثر و تسنیم آ کے تلتے ہیں
ان انگلیوں کے توازن میں گم سمندر ہے

حضورؐ آپ کی نظریں تھیں اس کی نظروں میں
عمرؓ نے دیکھا جو پیچھے جبل کے لشکر ہے

وہاں تو طور تجلی سے زلزلاتا تھا
یہاں خیال سے ہی اپنا جسم تھرتھر ہے

بہار شرفی چمن کی ہوائیں کہتی ہیں
جمال غوثؓ کا انداز سب سے ہٹ کر ہے

نوازی جائیں گی ہم کو انہیں کے صدقے میں
جمیلؔ اپنی بھی جنت کا یہ مقدر ہے

ہاتھ میں کچرا تھا جس کے آج وہ بیمار ہے
اس کی بھی احوال پرسی آپؐ کا معیار ہے

بوریا مسند یہاں پر یہ بڑا دربار ہے
جس کے آگے سرنگوں خود تازی و تاتار ہے

ایک حرکت اپنی انگلی کو اشارے کیلئے
چاند کٹنے اور سورج لوٹنے تیار ہے

اس پہ سجدے کرتے جائیں سر کے بل چلتے ہوئے
آپؐ کا نقشِ کفِ پا قافلہ سالار ہے

چھت پہ کعبے کی چڑھے رخ آپؐ کی جانب کرے
اے اذاں لازم ہے تجھ پر تو اگر بیدار ہے

والضحیٰ واللیل کی صورت پڑھے ہے آپؐ کو
زلف واصف آپؐ کی اور مدح خواں رخسار ہے

چار لوگوں میں کرے اظہار کیوں کر اے جمیلؔ
عشق بوطالب بڑا حساس پردہ دار ہے

آقاؐ تمہارے لب کا ترنم شریک ہو
قرآن میں بھی طرز تکلم شریک ہو

میزان اور عمل میں تصادم شریک ہو
ہم کو تسلیاں ہیں وہاں تم شریک ہو

جنت کے پھول سارے برسنے لگیں وہاں
جن منظروں میں آقاؐ تبسم شریک ہو

ایسا یقین ہوگیا احمدؐ کے میم کا
ممکن نہیں کہ ہم میں توہم شریک ہو

دست کرم بڑھایئے پیاسوں کے سامنے
اور انگلیوں کے ساتھ میں قلزم شریک ہو

اس شرک کا کسی نے کوئی نام نہ رکھا
کلمے میں لاشریک کے جب تم شریک ہو

آقاؐ کا نام حرکت و طوفان ہے جمیلؔ
اک بحر بے بسر میں طلاتم شریک ہو

٭٭٭

نورِ احمدؐ سے ہے ہر ہر چیز دھلوائی ہوئی
دل دھڑکتا اور اک اک آنکھ چندھیائی ہوئی

کاروانِ عشق احمدؐ کا سلیقہ دیکھئے
سر کے بل چلتے ہوئے قرباں جبیں سائی ہوئی

آپؐ تو شاہ جہاں ہیں کس قدر بے خوف ہیں
آپؐ کے اطرافِ خانہ کب کوئی کھائی ہوئی

وسعت اسریٰ نوردی بھی ہوئی حاصل انہیںؐ
ملکیت قوسین کی ہے انؐ پہ اترائی ہوئی

محفل جغرافیہ زیرِ قدم ہے آپؐ کے
جس قدم میں مبتلا خود شانِ اسرائی ہوئی

کچھ ارادہ تھا عمرؓ کا کچھ ارادہ ہوگیا
میرے آقاؐ پر تصدق ان کی گیرائی ہوئی

ہم مدینے کو الگ اک آسماں ٹھہرائیں گے
یہ قسم افلاک نے بھی جیسے ہے کھائی ہوئی

طشتری پر نام لکھ کر سب نے دھو کر پی لیا
مرے آقاؐ کے کرم کی پھر پذیرائی ہوئی

گونج اٹھی ہے صدا طیبہ سے تا شرفی چمن
پھر جمیلؔ قادری کی یاد فرمائی ہوئی

✻✻✻

آپؐ نے یوں طےئ کیا ہے آسمانوں کا سفر
زلف مشکیں کررہی ہے جیسے شانوں کا سفر

تزکیہ بھی طےئ کرے ان آستانوں کا سفر
امیت اور علمیت کے سارے خانوں کا سفر

راہِ ہجرت اسطرح بھی ناز برداری کرے
چاہتا ہے سانپ کا بھی زہر جانوں کا سفر

منزل حسن شفاعت تک رسائی ہوگئی
کالی کملی کو ملا وہ تانوں بانوں کا سفر

ثور کا در اک نزاکت سے مزین ہوگیا
ایک مکڑی پر ہے نازاں پاسبانوں کا سفر

آدمیت کی تھکن سے چور ہوکر رک گیا
آپؐ کے قدموں میں آ کر داستانوں کا سفر

سج گئی معراج سجدوں میں ہمارے اس گھڑی
چھت سے کعبے کی ہوا جاری اذانوں کا سفر

لے چلے تھے چند نوکیلے حقائق بھی خلیلؑ
درحقیقت حج ہے اپنا ان چٹانوں کا سفر

ساتوں چکر اس کے گھر کے سوچتے رہتے ہیں یہ
یعنی ہم بھی کر رہے ہیں آسمانوں کا سفر

واقعہ سیرت کا ہے اور حوصلہ کی بات ہے
فقر وفاقہ کے وسیلے دوجہانوں کا سفر

باندھ کر احرام ، خود کو کرلیا خود پر حرام
ہے جمیلؔ ہم پر حلال اب امتحانوں کا سفر

کعبۃ اللہ کے طواف کے بعد ۲۰۰۰ء

***

کچھ ایسی شاعری میں شاعری ہو
غزل پر نعت کی رنگت چڑھی ہو

قلم کی راہ میں نعت نبیؐ ہو
در خیرالوریٰؐ تک حاضری ہو

کچھ اتنی معتبر بھی مفلسی ہو
چراغوں کو بجھاؤ روشنی ہو

وہاں تک جا کے آنے کی خوشی ہو
تمہاری شکل و صورت بولتی ہو

ہے صدیقی طریقہ دوستی ہو
اگر راہِ نبی میں سانپ بھی ہو

نمازوں کو مراتب سے نہ ناپو
جو بازو بادشاہی بھی کھڑی ہو

اذاں بھی ان کا رخ ہی کر کے ٹھہرے
اگرچہ چھت پہ کعبے کی چڑھی ہو

ہے منظر کے تقدس کا تقاضہ
نظر بھی دیکھنے کو صندلی ہو

ورم ہو ان کے پیروں پر تصدق
وہ شب بھی رات بھر ٹھہری ہوئی ہو

دھڑکتا دل درودوں کا ہو مارا
نمی آنکھوں میں لب پر تھرتھری ہو

نظر میں رات دن رہتا ہے روضہ
یہاں آکر نہ اتنے اجنبی ہو

قیامت میں وہ سرسبزی کی ضامن
کہ شاید کالی کملی بھی ہری ہو

سروں پر ہو نہ سائے کی ضرورت
سروں پر ان کی جب بے سائیگی ہو

جہاں قرآن خود بھی مدح خواں ہے
جمیلؔ دیں وہاں کیا شاعری ہو

کبھی جاروب کش صحن نبیؐ میں
جمیلؔ الدین شرفی قادری ہو

وقوف عرفات کے بعد ۲۰۰۰ء

***

حضورؐ آپؐ کی جو اتباع کرتے ہیں
وہ اپنے نفس کا کھل کر دفاع کرتے ہیں

نبیؐ کے نقش قدم کی بغیر چون و چرا
خدا کی مرضی سے ہم اتباع کرتے ہیں

بتا کے کعبے کو طیران گاہ کے معنے
وہیں سے طئے وہؐ حد ارتفاع کرتے ہیں

خدا کے ساتھ نبیؐ کی گواہی دے دینا
اذاں کے جملے یہی اطلاع کرتے ہیں

وداع کرنے کا یہ آسمانی شیوہ ہے
نماز دے کے نبیؐ کو وداع کرتے ہیں

نبیؐ کی بات کا انکار وہ کہاں سنتے
بدن سے سر کا وہیں انقطاع کرتے ہیں

نبیؐ کے حسن کے سجدے ادا بھی ہوں جس سے
ہم ایسی حکمتیں خود اختراع کرتے ہیں

نماز خود بھی اکیلی نہیں امام کے ساتھ
صفوں میں ٹھہر کے ہم اجتماع کرتے ہیں

سما کے امی لقب میں ''عظیم خلق'' کے ساتھ
کرم کا حسب طرح اختراع کرتے ہیں

تمام معجزے نبیوں کے انؐ کو دیکھیں گے
وہؐ معجزات کا سب اجتماع کرتے ہیں

یہ بات ان کے طریقے کا اک خلاصہ ہے
خدا کے بارے میں سب اطلاع کرتے ہیں

وہ منکرات کی تحذیر کے ہیں خواہش مند
جو لاگو ہم پہ کوئی امتناع کرتے ہیں

وہ جن کے صدق کا منبر پہ تذکرہ ہے جمیلؔ
فدا وہ جان' وہ مال و متاع کرتے ہیں

کن سے پہلے کی خودی بھی اس قدر سرشار ہے
بے زمین و آسماں بھی اِک سجا دربار ہے

عالم کونین انؐ کا عالم اظہار ہے
ہم سمجھتے ہیں یہ سب کچھ کن کی پیداوار ہے

خود انا من نور کے فرمان کا فتویٰ ہے یہ
میرا آقاؐ اپنی حد میں سید الانوار ہے

اول و آخر کی پوری شاعری کا اعتبار
خود ہی مطلع دو جہاں کا خود ہی مقطع دار ہے

آیتہ الکرسی میں ان کی دیکھ کر گنجائشیں
ان کے دامن میں سمونے مغفرت تیار ہے

آیت لا ترفعوا کو ہم بھی کرلیں گے سلام
جس کے دامن میں مودب طاقت گفتار ہے

شرمساروں کی نظر کو جھکنے دیتا ہی نہیں
فتح مکہ کی نظر کا یہ بھی اک معیار ہے

ہوش ساکت، فکر حیراں کیا کروں میں کیا کروں
''بزم میلادالنبیؐ میں آمد سرکارؐ ہے''

اپنے پہلو میں گواہی میرے آقاؐ کی لئے
ایک اک جملہ اذاں کا حشر تک بیدار ہے

چار لوگوں میں کرے اظہار کیوں کر اے جمیلؔ
عشق بوطالب بڑا حساس پردہ دار ہے

آقاؐ بنیں گے شان سے دلہا زمین پر
مشاطہ بن گئی ہے نفیسہؓ زمین پر

حسن آشنا تھیں تنہا زلیخاؒ زمین پر
ان سے بھی آگے اور خدیجہؓ زمین پر

کیا چیز ہے یہ گنبد خضریٰ زمین پر
تا عرش جھانکنے کا دریچہ زمین پر

ٹیکے عصا کھڑا ہے خلیفہ زمین پر
محسوس ہورہا ہے جو جھٹکا زمین پر

سورج نے خود کرن سے کہا ہوگا یہ ضرور
کرنا ادب، ہے نقش کفِ پا زمین پر

کنکر اٹھا کے ہاتھ وہ ان پر برس پڑے
کھلتا تھا ہاتھیوں کو جو کعبہ زمین پر ہے

شاید یہ بوجھ لوح کے کاندھوں پہ بھی تھا بار
جبریلؑ لے کے آئے جو اقراء زمین پر

صورت میں اک نماز کی اسریٰ کی گود سے
جنت کو لے کے آگئے آقاؐ زمین پر

معراج جن کے واسطے رہتی ہے منتظر
وہ آسمان اعلیٰ ہے ادنیٰ زمین پر

اصحابؓ کے ہجوم میں کرتے ہیں وہ وضو
گرتا نہیں ہے پانی کا قطرہ زمین پر

اس پر ملائکہ بھی کریں گے ادا نماز
آقاؐ کا بچھ گیا ہے مصلّے زمین پر

فوراً اتر کے آگئی اقرا بھی دینے ساتھ
یہ دیکھ کر کہ آقاؐ ہیں تنہا زمین پر

لا ترفعوا نے کام وہ کر کے دکھادیا
آواز کو بتا دیا رتبہ زمین پر

لا تقنطوا کو کرتے رہیں گے سلام ہم
رحمت کا ہے ہمیشہ بسیرا زمین پر

پہلے فلک پہ پہنچے صدائے بلالؓ بھی
ورنہ نہ ہوسکے گا سویرا زمین پر

لوح و قلم کی سنتی ہیں وہ سرسراہٹیں
یہ دیکھتی ہیں ام حبیبہؓ زمین پر

تاریخ نے سنہری نظر سے ہی دیکھا ہے
بدر و احد کا بن گیا نقشہ زمین پر

الفاظ نعت کے مجھے ملتے ہیں وہ جمیلؔ
آتا ہے اس کو سننے فرشتہ زمین پر

❁

بساط ذہن میں ایسا جمال کبریائی ہے
کوئی پردہ نہ ہو حائل تو ذات کبریائی ہے

مدینے کی زمیں آقاؐ کے جلوؤں نے بسائی ہے
جہاں پر معتکف ہر ایک ذرے میں بڑائی ہے

مرے آقاؐ کے لہجے میں وہ شانِ اعتنائی ہے
کہ جو بھی بات کرتا ہے سمجھتا ہے کہ بھائی ہے

درودوں کا خصوصی لازمہ مدحت سرائی ہے
نبیؐ کی ہر ادا ویسے ادائے مرحبائی ہے

مرے آقاؐ کی نظروں میں یوں دونوں کی اکائی ہے
خدیجائیؓ طریقت ہی شریک عائیشائیؓ ہے

یہ حالت آیت اقرا کی کوئی دیکھ کر سمجھے
نبیؐ کی قامت موزوں میں بس کر کپکپائی ہے

اسے سورج بھی دے پائے نہ کوئی شکل سایے کی
نبیؐ کے سارے پیراہن میں کرنوں کی بنائی ہے

لقب یہ امیت کا اس پہ علم الغیب کا صیقل
مرے آقاؐ کی یہ دولت نہ سیمیں نئے طلائی ہے

علیؓ کی آنکھ کو ٹھنڈک، کنویں کو ظرف شیرینی
لعاب پاک میں ایسا اصولِ کیمیائی ہے

نظر ہے وہ نظر جس کی نظر پر ساری نظریں ہیں
سر سدرہ سے آگے وہ نظر کب ہچکچائی ہے

سلفچی آسمانی اور پانی کوثری تہہ کا
مرے آقاؐ کے سینے کی یہ نورانی صفائی ہے

حلیمہؓ عرش سے نازک مراحل ہیں ترے آگے
مرے آقاؐ کی شوکت نے یہاں چادر بچھائی ہے

میں اس کے ہاتھ کی عظمت کو بوسوں میں سمولوں گا
تراشے ریش اقدس کو بڑا مبرور نائی ہے

مضامیں دامن قرآں سے اس کو ملتے رہتے ہیں
قلم کے ہاتھ کی نعت شہ دیں تک رسائی ہے

جمیلؔ الدین کہتے ہیں مجھے آقاؐ کے صدقے میں
مرے اللہ نے صورت مری ایسی بنائی ہے

محمدؐ صاحبانہ اور ہی ہے
محمدؐ مالکانہ اور ہی ہے

محمدؐ مخفیانہ اور ہی ہے
محمدؐ ظاہرانہ اور ہی ہے

محمد کنت کنزاً مخفیاً ہیں
محمدؐ کا خزانہ اور ہی ہے

محمدؐ کے لیے قوسینی منزل
محمدؐ کا ٹھکانہ اور ہی ہے

محمدؐ کے لیے مثل بشر بھی
محمدؐ کا بہانہ اور ہی ہے

محمدؐ کی بشارت کو صحیفے
محمدؐ کا زمانہ اور ہی ہے

محمدؐ کے لیے حسن خدیجہؓ
محمدؐ عائشانہ اور ہی ہے

محمدؐ کی امامت اقتدا میں
محمدؐ کا دوگانہ اور ہی ہے

محمدؐ کو ادا کرلیں نمازیں
محمدؐ پنجگانہ اور ہی ہے

محمدؐ کے قدم محور زمیں کے
محمدؐ فلکیانہ اور ہی ہے

محمدؐ کو خدا کہنا نہیں ہے
محمدؐ عارفانہ اور ہی ہے

محمدؐ پر قلم قرآں کا اٹھے
محمدؐ کا فسانہ اور ہی ہے

محمدؐ اہل صفہ کے نگہباں
محمدؐ صوفیانہ اور ہی ہے

محمدؐ اہل فقر و اہل فاقہ
محمدؐ فاخرانہ اور ہی ہے

محمدؐ اپنی انگلی کا اشارہ
محمدؐ کا نشانہ اور ہی ہے

محمدؐ پر سجے کملی امانت
محمدؐ کا یہ شانہ اور ہی ہے

محمدؐ روک دیں عصیاں اسی سے
محمدؐ کا یہ نا ''نہ'' اور ہی ہے

محمدؐ نے دیا قراں سے پردہ
محمدؐ کا زنانہ اور ہی ہے

محمدؐ پر الگ نیت عمرؓ کی
محمدؐ کا نشانہ اور ہی ہے

محمدؐ دشمنوں کو دوست کرلیں
محمدؐ مخلصانہ اور ہی ہے

محمدؐ کی جمیلؔ دیں پہ رحمت
محمدؐ مشفقانہ اور ہی ہے

❁

معنوں سے الگ ہو کر کلمے میں اجاگر ہے
تحریر میں کیا آئے یہ "لا" کا مقدر ہے

سورج نے گہن اوڑھے دیکھا یہی منظر ہے
سرکارؐ کے ہاتھوں میں مختارِ کوثر ہے

آقاؐ کی نماز اک اک نذرانۂ داور ہے
آقاؐ کی تسلی کا سامان یہ وانحر ہے

سرکارؐ کا شہزادہ موروثی قدآور ہے
سرکارؐ کا دشمن ہی بے چارہ و ابتر ہے

جو ذکر مخاطب ہے اندازِ رفعنا کا
تاحد فلک اس کی پرواز مقرر ہے

براق کے چلنے میں ضم خود ہی اڑانیں ہیں
یہ طائر سدرہ تو بے بال ہے بے پر ہے

پابوسی کو آقاؐ کی پاپوش میں ہے بِچھو
اب چیل کی نظروں میں تحفیظ کا جوہر ہے

خود ملتوی ہوتی ہیں اس زہر کی تاثیریں
جو سانپ کے منہ میں بھی آقاؐ پہ نچھاور ہے

انکار کی گردن کو بے روک اڑادے جو
فاروقؓ کے ہاتھوں میں تلوار ہی وہ ''لر'' ہے

پیروں کے ورم کو بھی اتنا ہی نظر آیا
مصروف مصلّٰی ہے بیکار یہ بستر ہے

ان تین دنوں نے خود تاریخ تحمل میں
وہ معجزہ دیکھا ہے وعدوں کا جو سرور ہے

اے تشنگی کرلے تو پہلے سے احاطہ بھی
سرکارؐ کے ہاتھوں میں مواج سمندر ہے

انفاس زمیں شاید پڑجائے کہیں ٹھنڈے
اسریٰ میں اسی باعث یہ گرمیِ بستر ہے

اتنی بھی گذارش ہے آقاؐ کے پسینے سے
بن بیاہی ہوئی بیٹھی اسلام کی دختر ہے

اجداد جو رکھ آئے سرکارؐ کی چوکھٹ پر
لایا ہے جمیلؔ دیں سرکار وہی سر ہے

نور سے کب کھلا کیا پتہ کیا پتہ
نور صل علے کیا پتہ کیا پتہ

رات اسریٰ تھی ہر چیز نکھری ہوئی
کیا دیا کیا لیا کیا پتہ کیا پتہ

نعت حسانؓ ممبر میں کیوں کھو گئی
جب سنیں مصطفےٰؐ کیا پتہ کیا پتہ

آپ رحمت ہیں آقاؐ تو مولا رحیم
دونوں کا ماجرا کیا پتہ کیا پتہ

ہم درودوں سے ہٹ کر کریں پیش کیا
قابل مصطفےٰؐ کیا پتہ کیا پتہ

تشنگی کو وہیں سر جھکانا پڑا
آبِ کوثر ہے کیا کیا پتہ کیا پتہ

تیرا گھر ڈھونڈ کر مصطفیٰؐ آگئے
بی حلیمہ ترا کیا پتہ کیا پتہ

جبرئیل اور اقرا میں تکرار کیوں
آکے سوئے حرا کیا پتہ کیا پتہ

کون پوچھے گا سوکھے ہوئے جھاڑ سے
کیوں ہوا وہ ہرا کیا پتہ کیا پتہ

تین دن معجزے کو ٹھہرنا پڑا
کس سے وعدہ یہ تھا کیا پتہ کیا پتہ

اس کو سرکارؐ منبر پہ دے دیں جگہ
نعت کیا ہے بھلا کیا پتہ کیا پتہ

ڈھونڈتا ہے جمیلؔ اس کو انفاس میں
کب ملے وہ بھلا کیا پتہ کیا پتہ

***

رخِ نبیؐ کی تلاوتوں سے کوئی عبادت بڑی نہیں ہے
نماز، روزہ، زکوٰۃ و حج سے کبھی بھی نیت بھری نہیں ہے

عمل میں حائل کبھی بھی جیسے جواز پستہ قدی نہیں ہے
وہ جھک کے گزریں گے ڈالی سے بھی یہ شان کیا سنتی نہیں ہے

اسے قیامت نے رکھ لیا ہے سجا کے ہجری کی گود ہی میں
نبیؐ کے نقش قدم سے نکلی ہوئی یہ کیا جنتری نہیں ہے

مثالِ زم زم، مثال کوثر، مثالِ تسنیم سامنے ہے
پسینہ آقاؐ کو آتا ہے جو پسینہ وہ موسمی نہیں ہے

میسر آئے تو بیچ ڈالوں میں جان اپنی جہان اپنا
نبیؐ کی خاک قدم کے آگے یہ شئے کوئی قیمتی نہیں ہے

امانتوں کی ضمانتوں نے عجیب طرز نظر سے دیکھا
نبیؐ کے بستر کی آج زینت علیؓ ہے لیکن علیؓ نہیں ہے

زباں میں سورج کی بات کرنا کمال ہے انگلیوں کی لے کا
وگرنہ اس کو پتہ ہو کیسے علیؓ کی عصر اک ہوئی نہیں ہے

درود ان پر درود پڑھ کر سلامتی کی دعا کرے ہے
درود جیسا جہاں میں آل نبیؐ کا کوئی ولی نہیں ہے

خبر یہ میلاد کی ہے نازاں رہائی باندی کی کر کے ناداں
ابولہب کی خوشی ہے لیکن حقیقتاً وہ خوشی نہیں ہے

درود خوشیوں کا سلسلہ ہے درود پڑھ لو اداس چہرو
درود پڑھ لو جو تم کو حاصل جہاں میں کوئی خوشی نہیں ہے

نبیؐ کے دامن میں سیفؔ دیںؒ کی بڑے مزے سے گزر رہی ہے
جمیلؔ ان کے کرم سے ہم کو کسی بھی شے کی کمی نہیں ہے

نبیؐ ہیں وجہ برکت بولتی ہے
خدیجہؓ کی تجارت بولتی ہے

نبیؐ سے اس کی زینت بولتی ہے
حمیرا بی بی کی نت بولتی ہے

ہے ہر حرکت میں ندرت بولتی ہے
نبیؐ کی شان رحمت بولتی ہے

جہاں بھی نام آیا مصطفیؐ کا
درودوں کی ضرورت بولتی ہے

وہ جس حالت میں ہوں کرلو زیارت
شفاعت کی طریقت بولتی ہے

پسینے کو نہیں میری ضرورت
یہ موسم کی حرارت بولتی ہے

یہی ہے عرش اعظم کا ستارہ
نبیؐ کی شکل و صورت بولتی ہے

سنے گی رات میں چھپ چھپ کے قرآں
جو دن میں کافریت بولتی ہے

نبیؐ کے نام سے ہوں گی نمازیں
اذانوں کی شہادت بولتی ہے

خدا کے ساتھ ہیں آقاؐ زمیں پر
یہ صدیقی حقیقت بولتی ہے

کہاں گستاخ کی گردن اٹھے گی
عمرؓ کی اب عدالت بولتی ہے

غلاموں کو لٹاؤ نقش پا پر
یہ عثمانیؓ سخاوت بولتی ہے

علیؓ کے دست و بازو پر ہو نازاں
سر محشر شجاعت بولتی ہے

جمیلؔ الدین شرفی قادری کو
''غلامِ اُو'' یہ امت بولتی ہے

میرے آقاؐ ابتدا ہیں اور اُس کے بعد پھر
کن کے باقی مسئلوں کا دور اُس کے بعد پھر

لائیں جو روح الامیں فی الفور اُس کے بعد پھر
کرتی رہتی ہیں حدیثیں غور اُس کے بعد پھر

لوٹ کر آئیں گے عیسیٰؑ بھی تو بنے اُمتی
لوٹ آئے گا نہ اُن کا دور اس کے بعد پھر

جو بھی ہونا ہے ثنا قران میں موجود ہے
کیا ثنا ہوگی کسی سے اور اس کے بعد پھر

عرش تک اسریٰ کو دس دس بار بھی موقع ملا
طُور بھی تھا مطمئن اس طَور اُس کے بعد پھر

میرے آقاؐ نے اماں دے دی ابوسفیاں کے گھر
خود سے شرمندہ ہیں ظلم و جور اس کے بعد پھر

سیفؔ شرفیؒ کی نظر ہے حال پر میرے جمیلؔ
شاہ شرفیؒ کی نظر فی الفور اس کے بعد پھر

٭٭٭

یہ مال بہر تجارت ہے برملا دل کا
کرے گا کم جو خدیجہؓ سے فاصلہ دل کا

کلام پاک سے پوچھو ہے کیا پتہ دل کا
مقام سورۂ یاسیں ہے مرتبہ دل کا

احد سے ملتا ہے جاکر معاملہ دل کا
اویسی عشق کا ' دندان یار کا ' دل کا

حدیث میں ہے اسے ذکر حق سے صاف کرو
کہ زنگ کھاتا ہے غفلت سے لوتھڑا دل کا۔

چراغ کو بھی بجھاکر کریں ضیافت وہ
بچھا ہی رہتا ہے ہر وقت مائدہ دل کا

غم جہاں کی یہیں مسندیں بچھانا ہے
حضورؐ اس لئے ہوتا ہے مصقلہ دل کا

خدائے پاک کا مضمون ہیں میرے آقاؐ
انہیں سمجھنے لگانا ہے حاشیہ دل کا

کلام پاک کلام نبیؐ کی گویا ردیف
نبیؐ ہے صورت یاسین قافیہ دل کا

مقامِ معرفتِ حق میں دل نہیں ہوتا
وجود ہی جو فنا ہو تو کام کیا دل کا

کیا ہے زہر ہلاہل نے اس سے سمجھوتہ
حضورؐ آپ نے بخشا وہ حوصلہ دل کا

حضورؐ ہی کو پہنچتی ہیں اس کی تکلیفیں
اُحد نے دیکھا صحابہ نے جب کیا دل کا

انہیں کے سامنے پہلے سنور گئی معراج
بنے ہیں حضرت صدیق آئینہ دل کا

عمرؓ کے ہاتھ کی تلوار تو مسلماں ہے
وہ کر سکے گی کہاں کوئی فیصلہ دل کا

حساب دینے کا کرتا تھا بند کر کے کتاب
غنی تھا نام اور وہ غنی بھی تھا دل کا

اسی کے ہاتھ پہ بیعت بھی کی تھی خیبر نے
علیؓ کا ہاتھ تھا بچپن سے دین کا' دل کا

جو بھول بیٹھے طریقت میں مسلک ہا ہو
اسے نصیب کہاں ہوگا عارضہ دل کا

خدا کا گھر ہے یہ کہتے ہیں دل جسے ہم لوگ
یہاں کرے گا نہ آرام عارضہ دل کا

جمیلؔ کس لئے ہم کو حضورؐ رس نہ کہیں
کہ شاہ شرفیؒ سے ملتا ہے سلسلہ دل کا

❁

انہیں حاصل ہوا سب کچھ تمہارا یا رسول اللہؐ
خدیجہؓ بی بی تھیں امیدوارہ یا رسول اللہؐ

گواہی نے اذاں سے جب پکارا یا رسول اللہؐ
نمازوں نے صفوں کو بھی سنوارا یا رسول اللہؐ

بہت فارغ رہا ہے بوہریرہ یا رسول اللہؐ
لعاب پاک سے مس کر چھوارہ یا رسول اللہؐ

پلٹنا عصر کا سورج کے کندھوں پر مبارک ہو
ہوا نازل تمہارا اک اشارہ یا رسول اللہؐ

سحر کو جاگنا پڑتا ہے لے کر ساتھ کرنوں کو
اذان فجر نے جب بھی پکارا یا رسول اللہؐ

نماز اس واسطے ہی چار سجدے کر کے بیٹھی ہے
تشہد میں دکھا دیجے نظارہ یا رسول اللہؐ

بلا لائیں گے اس کو انبیا اپنی گواہی میں
ملا ہے امتی کو وہ بشارہ یا رسول اللہؐ

ہو تُم موجود کلمے میں، نمازوں میں، اذانوں میں
غم ہجرت کریں کیوں ہم گوارا یا رسول اللہؐ

سر میزاں وہ عاصی کو ٹھہرنے ہی کہاں دے گا
ہٹا لے گا بہر صورت اشارہ یا رسول اللہؐ

وہاں پر عرش ننگے پاؤں سجدہ کرنے آئے گا
جہاں پا پوش بھی تمؐ نے اتارا یا رسول اللہؐ

تمہاری چشم رحمت مل گئی تو یہ عمل کا پھر
کہاں باندھوں کہاں کھولوں پٹارا یا رسول اللہؐ

خدا رکھے سلامت شاہ شرفیؒ کی نگاہوں کو
جمیل الدین شرفی کا سہارا یا رسول اللہؐ

✿

لے کے انوارِ خدا عرش لرزتا ٹھہرا
جب لیا نام نبیؐ تب کہیں پایا ٹھہرا

ایک انجیل سرا بن کے کلیسا ٹھہرا
اس میں بھی آپؐ کی آمد کا بشارا ٹھہرا

سرنگوں اس طرح ہر گنبد خضریٰ ٹھہرا
ایسا لگتا ہے کہ ہے آسماں الٹا ٹھہرا

مہ کے ٹکڑوں میں بسا دین اشارہ بن کر
چاند بھی جیسے مدینے کا علاقہ ٹھہرا

صرف آقاؐ کی زباں ہے وہاں سرکاری زباں
یہ بھی فردوس کے قانون کا صیغہ ٹھہرا

جس کو سرکارؐ نے بھیجا تھا ضیافت کے لیے
ایسے مہماں کی تواضع پہ اندھیرا ٹھہرا

میرے آقاؐ نے اسے بھی تو نوازی خوشبو
ایک جھونکا بھی اگر آ کے ہوا کا ٹھہرا

کالی کملی کی طرح اوڑھ کے کالا سا غلاف
کعبہ پڑھتا ہے درود آپؐ پہ ٹھہرا ٹھہرا

انتظام اس کا کیا رب نے بھی چھ چھ دن تک
تب کہیں جا کے یہ ممبر پہ ہے جمعہ ٹھہرا

سوچتا ہے کہ کرے کس طرح بخشش سب کی
مرے سرکار کا سایہ کہیں تنہا ٹھہرا

زلزلہ اوڑھنے اٹھی تھی مدینے کی زمیں
اک عصا ٹیکے وہاں ایک خلیفہ ٹھہرا

طور کے معنوں کو موسیٰؑ پہ ہنسایا نہ کرو
وہ تو موسیٰؑ کی محبت میں ہے جلتا ٹھہرا

اس کو نعلین کے اطراف ہی رہنے دیجے
یہ جمیلؔ آپ کے بندوں کا بھی بندہ ٹھہرا

٭٭٭

کون محو جاں کنی ہے آپؐ سے ملنے کے بعد
کس کے رخ پر مردنی ہے آپؐ سے ملنے کے بعد

بے تکلف چلمنی ہے آپؐ سے ملنے کے بعد
خود خدیجائی بنی ہے آپؐ سے ملنے کے بعد

بی حلیمہؓ کو ہے اس کا پورا پورا تجربہ
ایک اک مفلس دھنی ہے آپؐ سے ملنے کے بعد

آپؐ سے ملنا اشاروں کو سمجھنا ایک ہے
چاند کی شہرت بنی ہے آپؐ سے ملنے کے بعد

طُور سے ان کو گلہ شکوہ کہاں باقی رہا
آنکھ موسیٰؑ کی غنی ہے آپؐ سے ملنے کے بعد

کفر کی انگار بھی ہو کر معطل رہ گئی
اس پہ طاری سنسنی ہے آپؐ سے ملنے کے بعد

اس کے قبضہ میں ہے جنت اس کے مصرف میں جہاں
مذہب ایماں دھنی ہے آپؐ سے ملنے کے بعد

اس کی قسمت پر نہ کیوں روئیں زمین و آسماں
جس کے ایماں میں کنی ہے آپؐ سے ملنے کے بعد

سر بھی اور تلوار بھی قدموں میں لاکر رکھ دیا
اس کے من میں کیا ٹھنی ہے آپؐ سے ملنے کے بعد

رحمتیں پہلے جو تھیں ان رحمتوں کے سر پہ بھی
ایک چادر سی تنی ہے آپؐ سے ملنے کے بعد

دست عثماںؓ کو ید بیعت نے پورا کردیا
حشر تک عثماںؓ غنی ہے آپؐ سے ملنے کے بعد

وجہ پیشانی پہ سجدوں کے نشاں کی روشنی
اپنی حالت دیدنی ہے آپؐ سے ملنے کے بعد

آیت لاترفعوا کے ساتھ ٹھہری ہے جمیلؔ
جو صدا بھی سرغنی ہے آپؐ سے ملنے کے بعد

جو دست پاک محشر میں بھی کوثر پیش کرتا ہے
وہ اک برتن کی وسعت میں سمندر پیش کرتا ہے

نگینوں کو چمکنے کا وہ جوہر پیش کرتا ہے
نبیؐ کے پیٹ سے باندھا جو پتھر پیش کرتا ہے

نبیؐ کی ٹھوکروں میں جب وہ پتھر پیش کرتا ہے
بلندی طور کی اس کو برابر پیش کرتا ہے

یہ قوسینی امانت ہے چلی آغوش رف رف میں
سرِ سدرہ جسے جبریل شہپر پیش کرتا ہے

تصور اس میں آتے ہی مرے آقاؐ کی قامت کا
یہ دل کعبہ کبھی طیبہ کا منظر پیش کرتا ہے

وہاں کی محویت نے انگلیوں پر اکتفا کرلی
یہاں کا عشق اپنا کاسۂ سر پیش کرتا ہے

اُسے اسلام کو سر پر اٹھانے کی تمنا تھی
عمرؓ کے ساتھ اپنا سر بھی خنجر پیش کرتا ہے

اُسے ترتیب دینا تھا مناظر ہوش قرآں کے
اسی باعث وہ مزمل سی چادر پیش کرتا ہے

مرے آقاؐ کی چاہت کا مقرر ہے جو نذرانہ
وہ بیوی پیش کرتی ہے جو شوہر پیش کرتا ہے

انہیں پتوں میں منزل عرش کی ساکن بھی ہوجائے
فلک کا آٹھواں درجہ جو چھپر پیش کرتا ہے

نظر آقاؐ کی ہو لوح وقلم سب بھول جاتے ہیں
مقدر سے سوا ہم کو مقدر پیش کرتا ہے

کرم بن جاتے ہیں معنے وہاں سب سوزِ آتش کے
جو لمس دست آقاؐ کو یہ دستر پیش کرتا ہے

اُسی کلمے کو دھراؤ قدم آقاؐ کے مل جائیں
کسی کی بند مٹھی میں جو کنکر پیش کرتا ہے

وہ جاکر کربلا میں اپنی یکتائی جتانے کو
بڑے چھوٹے ملاکر کل بہتر پیش کرتا ہے

دماغی سطح کو اس کی توازن آشنا کرنے
شعورِ غیب خود معذور مجھر پیش کرتا ہے

مرے اعمال نامے میں کرم ہے نعت احمدؐ کا
جمیلؔ اُک ایک نیکی کو وہ ستر پیش کرتا ہے

٭٭٭

مرے آقاؐ کی نظروں کی جو جنبش کام کرتی ہے
وہیں کعبے میں قبلے کی رہائش کام کرتی ہے

جہاں آقاؐ کے قدموں کی نوازش کام کرتی ہے
وہاں جنت کے رستے کی رہائش کام کرتی ہے

اگر عاصی کوئی دوزخ نہیں جاتا ہے جنت کو
وہاں آقاؐ کی چاہت کی سفارش کام کرتی ہے

اسی باعث ہوا قرآن حافظ ان کی سیرت کا
نبیؐ کی آیت آیت میں سفارش کام کرتی ہے

وہ سیرت کے سراپے میں بہر صورت نظر آئی
سبھی اسمائے حسنیٰ کی جو خواہش کام کرتی ہے

یہی محسوس ہوتا ہے کہ قرآں بھی مقالہ ہے
مرے آقاؐ پہ ربانی نگارش کام کرتی ہے

لقد کان لکم یعنی کہ ہے تحقیق ربانی
مرے آقاؐ کی سیرت ہی ہے تابش کام کرتی ہے

اذاں اپنی بلندی پر پہنچ کردے گواہی یہ
شہ دیں کی یہاں معراجی دانش کام کرتی ہے

تشہد بیٹھے بیٹھے عرش کی بھی سیر کروا دے
نمازوں میں بھی اسرائی نمائش کام کرتی ہے

وہ لب بھی کھولتے ہیں وحیٌ یوحیٰ کی اجازت سے
اگرچہ درمیاں میں جبرئیلش کام کرتی ہے

درودوں نے عطا کی اس کو بھی ٹھنڈک تحمل کی
خمیر آدمیت میں جو آتش کام کرتی ہے

اضافہ سات سو فیصد کا لے کر آئے میزاں پر
جہاں تک ڈھائی فیصد آزمائش کام کرتی ہے

لکھو نعت نبیؐ اپنے قلم کو سجدے کروا کر
یہ محشر میں لئے سامانِ بخشش کام کرتی ہے

جہاں لاترفعوا کے بند دروازے رہیں گے بند
وہاں بھی مصطفائیؐ کد و کاوش کام کرتی ہے

محمدؐ نامہ ہے قرآں غلاف اس کا ہی بننے کو
میری نعتوں کی یہ نورانی پوشش کام کرتی ہے

فلک سے آیا قرآں اور اس کو شکریہ کہنے
فلک پر جانے یہ نعتوں کی کوشش کام کرتی ہے

گنہ گاروں پہ، رحمت کی نظر وہ کام کرجائے
زمیں پر خشک سالی میں جو بارش کام کرتی ہے

مدینے میں بلالے گی، بسالے گی، بنالے گی
جمیلؔ دیں کی یہ نعتوں کی کوشش کام کرتی ہے

آپ کے بستر کی سلوٹ مدح خواں ہوجائے گی
وہ بھی پیروں کے ورم میں ضوفشاں ہوجائے گی

رات بھی اشکوں کی لَے میں نیستاں ہوجائے گی
نیند بھی آقاؐ کی بستر پر گراں ہوجائے گی

اک تجارت باعث تقریب جاں ہوجائے گی
اب خدیجہؓ بی بی بھی امت کی ماں ہوجائے گی

اُنؐ کی صورت اس طرح بھی ضوفشاں ہوجائے گی
عائشہؓ بی کی نظر قرآن خواں ہوجائے گی

فتح مکہ کی نظر نیچی جہاں ہوجائے گی
خود ابوسفیانؓ کے گھر ساکن اماں ہوجائے گی

جنت الفردوس میں طے ہے وہاں جانے کے بعد
میرے آقاؐ کی زباں سب کی زباں ہوجائے گی

فاصلے سننے سنانے کے بھی کم ہوجائیں گے
آیت لاترفعوا جب درمیاں ہوجائے گی

حشر کے دن کالی کملی کو بھلا فرصت کہاں
سایہ کش جب قامت ہراین وآں ہوجائے گی

میرے آقاؐ کی امانت ہے تری ٹھنڈی ہوا
اُن کے در پر حاضری ہندوستاں ہوجائے گی

جسم کا سایہ نہیں ہے سایا گر ہوجائے گا
والظحیٰ والليل کی صورت نہاں ہوجائے گی

ہے لعاب پاک آسودہ وہاں زنبیل میں
بوہریرہؓ کو فراغت بیکراں ہوجائے گی

ایک خندق سے جو [illegible] ہے حساباتِ جہاد
عقل اقلیدس یہاں میرِ مغاں ہوجائے گی

اُمتی کی ایک چھوٹی سی خطا بھی ہے بڑی
وہ بھی آقاؐ کے لئے دردِ نہاں ہوجائے گی

تاؤ ایسا چڑھ گیا ہے تیغ پر انصاف کا
معتبر خود بھی عمرؓ کی داستاں ہوجائے گی

حالت ایماں میں بالوں کی سفیدی زندہ باد
حشر کے دن اُس پہ رحمت مہرباں ہوجائے گی

حشر میں کیا دھوپ سے ڈرنا ڈرانا اے جمیلؔ
رحمت عالم کی کملی سائباں ہوجائے گی

خبر آقاؐ کی آمد کی ضیاانگیز ہے جب سے
زمیں پر ہر کرن سورج کی سجدہ ریز ہے جب سے

خمیر آدمؑ کی مٹی کا وہ نور آمیز ہے جب سے
کوئی اونچے فرشتوں میں بھی شرانگریز ہے جب سے

سکوں بھی پایۂ عرش بریں کو ہوگیا حاصل
محمدؐ نام کی تختی وہاں آویز ہے جب سے

خود اپنے آپ پر براق کو بھی کیوں نہ حیرت ہو
جہاں پر برق کی رفتار سے وہ تیز ہے جب سے

مرے آقاؐ نے نقش پا جہاں تک ثبت فرمائے
یہ ریگستان کی مٹی بڑی زرخیز ہے جب سے

عمرؓ کی تیغ کو اسلام نے سر پر اٹھایا ہے
اسے بھی قتل ناحق سے بڑا پرہیز ہے جب سے

سبق اخلاص کا خود کو جہاں دہراتا رہتا ہے
ملن یہ کالے گورے کا بھی حیرت خیز ہے جب سے

فنا سورج کو اپنی ذات کی وسعت میں کر کر کے
خود اپنی کھال میں بھوسہ بھرے تبریزؒ ہے جب سے

مرے آقاؐ سے معراجی بلندی بھی تو پیچھے ہے
مرے آقاؐ کی عظمت صاحب پرویز ہے جب سے

سر معراج موسیٰؑ کی کسک کو مل گئی رخصت
کہ پیالہ ان کی آنکھوں کا بہت لبریز ہے جب سے

مرے آقاؐ نے ٹکڑے کردئے تھے چاند کے اک دن
وہاں پر سجدہ سا اس واسطے انگریز ہے جب سے

سراپا نُور کا قرآن کے قصوں میں ملتا ہے
مرے سرکارؐ کی قامت سے وہ لبریز ہے جب سے

سرِ جغرافیہ نعلین عظمت سے مشرف ہے
زمیں کا چپہ چپہ رونق پامیز ہے جب سے

تصرف میں نبیؐ کے آیۃ الکرسی نظر آئے
تخیل میں قلم ہے لوح ہے اور میز ہے جب سے

جمیلؔ دیں قلم کو عطر سے نعتوں کے دھو لیجے
ہوائے دامنِ آقاؐ بھی خوشبوبیز ہے جب سے

✿

کہیں تو مکڑی کے جالے ہیں بیر ہے مالکؐ
کہیں انہیں پہ کبوتر بھی شیر ہے مالکؐ

مدینے میں جو جھکا حرف زیر ہے مالکؐ
وہ دال دین کی عظمت سے سیر ہے مالکؐ

پسینے سے جو معطر چنگیر ہے مالکؐ
گلاب چمپا چنبلی گنیر ہے مالکؐ

ہمیں تو فتح کے آثار ہی نظر آئے
نگاہِ خاص جہاں تک بھی زیر ہے مالکؐ

نمود صبح کی تاخیر یہ بتاتی ہے
ابھی بلالؓ کے آنے میں دیر ہے مالکؐ

تمہارےؐ نام سے کلمہ اگر مکمل ہے
ہماری عقل کو اس میں بھی پھیر ہے مالکؐ

تمہارے حسن کی ہونی ہے اور بھی شہرت
اسی لئے تو قیامت میں دیر ہے مالکؐ

بنا ہے سدھی بھی قرآن میں ہے خاطی بھی
یہ بولہب کی عجب ہیر پھیر ہے مالکؐ

تمہارے نقش قدم پر ہے مہر اسرائی
کہ فاصلوں کا بھی انبار ڈھیر ہے مالکؐ

اشارے ٹکڑے کئے اور ملادیئے لیکن
ابھی بھی چاند میں باقی وہ گھیر ہے مالکؐ

اسے بھی اپنی عیادت سے بخش دیں ایماں
تمہارے سامنے کچرے کا ڈھیر ہے مالکؐ

قدوم پاک میں اس کو رہے جگہ حاصل
جمیلؔ دین کے سر کی چنگیر ہے مالکؐ

نبیؐ سیر عرش معلّٰی کریں گے
نبیؐ سے ملاقات موسیٰؑ کریں گے

نبیؐ کی ولادت کا جلسہ کریں گے
نبیؐ کے خزانے کو لوٹا کریں گے

نبیؐ اپنی کملی کا سایا کریں گے
نبیؐ حشر کے دن بھی سودا کریں گے

نبیؐ کو بلا کر سبھی انبیاء میں
نبیؐ کا مقرر مصلّے کریں گے

نبیؐ فتح کرلیں گے میدانِ محشر
نبیؐ اپنے جھنڈے کو اونچا کریں گے

نبیؐ کے لئے لائیں براق جبریلؑ
نبیؐ سیر اقصائے اقصیٰ کریں گے

نبیؐ جب لعابِ مبارک کو پرکھیں
نبیؐ کڑوے پانی کو میٹھا کریں گے

نبیؐ کن شناسا، نبیؐ حشر فارغ
نبیؐ جو کریں گے وہ اچھا کریں گے

نبیؐ کی ولادت کے دن اے جمیلؔ
منائیں گے عید اور خطبے کریں گے

٭٭٭

لے کے آئے تھے مصلیٰ بھی عمرؓ تلوار پر
سر بہ سجدہ ہوگیا اسلام اس کی دھار پر

صبح ہوگی جب بلالؓ آجائیں گے مینار پر
روشنی بن کر اذاں پھیلے گی سب سنسار پر

ایک توصیفی نگارش خالق کل کی ہے یہ
ہوگیا قرآں مرتب اسوۂ سرکارؐ پر

عشق وانصاف وسخاوت اور شجاعت میں خلوص
زمہ داری بٹ گئی اسلام کی ان چار پر

آپؐ کی شفقت تو ہے کچرے کی بھی تیمار دار
کیجئے احسان آقاؐ آ کر اک بیمار پر

اُن کے تلووں تک پہنچ کر بولنا ہے آنکھ سے
مہر ہے لاترفعوا کی اس طرح گفتار پر

چھت کا ہے مفہوم پتوں کی تسلی کے لئے
آسماں ہی آٹھواں ہے حجرۂ سرکارؐ پر

نقش پائے مصطفیٰؐ کا روز کرنا ہے طواف
ذمہ داری پڑ گئی یہ ثابت و سیار پر

کس طرح صدقے پھروں اور جان کیسے وار دوں
سوچتا ہے اک کبوتر بیٹھ کر دیوار پر

دیکھ کر کہتی ہے خلقت آپؐ کے رخسار پر
شاہ شرفیؒ ہیں فدا سرکارؐ کے انوار پر

عرس شرفی کی وساطت سے کروں جو پیش میں
مرحبا فرمائیں گے سرکارؐ ان اشعار پر

یاد کرلیں گے شفائیں نام اور اس کا نسب
شاہ شرفی کی نظر پڑجائے جس بیمار پر

اک جماعت کا یہاں مطلب مکمل ہوگیا
سیفؒ و شمسؒ و تاج دیںؒ کے متحد کردار پر

چھن رہی ہے روشنی الفاظ سے بھی اے جمیلؔ
ہے خیال نقش پائے مصطفےؐ اشعار پر

زمیں پر آسمانوں پر اسی کی بات ہوتی ہے
نبیؐ ہوں جس جگہ بھی امتی کی بات ہوتی ہے

مقرر ہیں کہاں ماہِ ربیع اول کی میقاتیں
نبیؐ کی آمد آمد کی کبھی بھی بات ہوتی ہے

ٹھہر جاتی ہے شبنم بھول کر سب پھول پتوں کو
جہاں بھی ان کی پلکوں کی نمی کی بات ہوتی ہے

سلام اسلامی کرتے ہیں فرشتے آتے ہی پہلے
شہنشاہِ امم کی پیروی کی بات ہوتی ہے

اسی باعث تو سجدے چار کرنا ہے ادا پہلے
تشہد خیز قعدے میں نبیؐ کی بات ہوتی ہے

ملے صدیقؓ سترہ بار نورانی مصلّے سے
نبیؐ کی رہبری میں رہبری کی بات ہوتی ہے

لقد کان لکم نے مہر فرمادی ہے تحقیقی
نبیؐ کی زندگی ہی زندگی کی بات ہوتی ہے

سمندر سے کہو آ کر بجھالے پیاس اپنی بھی
نبیؐ کی انگلیوں سے تشنگی کی بات ہوتی ہے

جہاں میں چاند سورج تو فلک کے نیچے روشن ہیں
مگر ان سے پرے نور نبیؐ کی بات ہوتی ہے

لعاب پاک کی عینک لگالے چشم آشوبی
در خیبر پہ جب مولا علیؓ کی بات ہوتی ہے

نمازوں میں دعاؤں میں یہاں تک ذکر مولا میں
نبیؐ کے ہر عمل میں امتی کی بات ہوتی ہے

فراز خانۂ لاترفعوا کی سرپرستی میں
زبان حق کی اور یہ خامشی کی بات ہوتی ہے

اسے قرآن سنتا ہے صحابہ کے تعاون سے
جہاں تک تیرگی میں کافری کی بات ہوتی ہے

امامت کا خلاصہ ہے اگرچہ ہو وہ نبیوں کی
وہ جو بھی بڑھ گیا آگے اسی کی بات ہوتی ہے

کرم ہے شاہ شرفیؒ کا یہ حسن بزم آرائی
جمیلؔ قادری کی نعت ہی کی بات ہوتی ہے

نجّار ہوگیا کوئی لوہار ہوگیا
آقاؐ بھی میرا گلوں کا مختار ہوگیا

جبریلؑ کملی اوڑھے طرح دار ہوگیا
صدیقؓ کی چلن کا گرفتار ہوگیا

لشکر کو سیر کرنے وہ تیار ہوگیا
آٹا جو ایک مٹھی کی مقدار ہوگیا

بی بی خدیجہؓ دیکھیں تجارت کا اب بھرم
مختار کل زمانہ جو مختار ہوگیا

مریم صفورا ہاجرہ سارہ کے سامنے
حسن خدیجہؓ حسن کا معیار ہوگیا

قرآن اپنے آقاؐ کو کہتی ہیں عائشہؓ
انؐ کے اک اور نام کا اظہار ہوگیا

آقاؐ نے انگلیوں سے جو چشمے بہائے تھے
برتن وہاں بجیرۂ ذخار ہوگیا

بیٹھے ہیں کس لئے یہ تشہد کو اوڑھ کر
قعدے میں انگلی جب اٹھی اظہار ہوگیا

قرآن تین دن جہاں صدیقؓ کے تھا ساتھ
قرآن میں شریک وہی غار ہوگیا

تنکا اٹھائے عیسیٰؑ پہ قرآن سنتے ہی
ہرقل بھی روم کا بڑا ہشیار ہوگیا

میرا مزاج پوچھتے رہتے ہیں آسماں
''عشق نبیؐ کا جب سے میں بیمار ہوگیا''

نعت رسول پاک کے مذہب کا ہر اصول
حسانیت کی لے کا پرستار ہوگیا

دوشیزہ چاہئے تھی جہاں نیل کو جمیلؔ
چٹھی عمرؓ نے بھیجی تو فوار ہوگیا

❁

زمیں پر غریبوں میں آکے محمدؐ
فلک کو بھی لائے جھکا کے محمدؐ

وہ طوفان ظلمت میں آکے محمدؐ
بدل ہی دیئے رُخ ہوا کے محمدؐ

وہ مرسل ہیں ارض و سما کے محمدؐ
ہیں مہمان جغرافیہ کے محمدؐ

شجر بن کے پھل دار پتھر بھی کھائے
جواباً دیئے پھل دعا کے محمدؐ

انہیں کا ہے نقشہ یہ گلزار بندی
چھپائے نہ ٹانکے قبا کے محمدؐ

سزا و جزا ہے شفاعت پہ مبنی
مگر کب ہیں قائل سزا کے محمدؐ

درودوں نے پوشاکِ کعبہ سے دیکھا
ہیں وارث خلیلی دعا کے محمدؐ

دیا ہے تمہیں آسمانوں سے آگے
نمازوں کا تحفہ بلا کے محمدؐ

انہیں کہکشانوں کا عہدہ نوازیں
جو رستے میں ہیں گرد پا کے محمدؐ

یہ موسیٰ نوازی کی تیاریاں ہیں
خدا سے ملیں آپؐ جا کے محمدؐ

درودوں میں مصروف ہوجائے کوثر
جو کملی نچوڑیں دھلا کے محمدؐ

برابر کریں اس کو ثور و حرا کے
مرے دل میں تشریف لا کے محمدؐ

جمیلؔ اور دیں کو بھی یکجا کئے ہیں
مرے دل کو کلمہ پڑھا کے محمدؐ

❁

شفاعت کے معنوں کی بہتات کرلیں
نبیؐ جب خدا سے ملاقات کرلیں

نبیؐ مہر و مہ کی طرف ہاتھ کرلیں
اسیر پیامِ اشارات کرلیں

نبیؐ اپنے منبر سے جب بات کرلیں
اشاروں سے لمحوں میں برسات کرلیں

کرے ازدیادِ تری جب شکایت
اشاروں میں موقوف برسات کرلیں

وہ منبر پہ پائے جگہ اور چادر
نبیؐ نعت کی جب سماعات کرلیں

نبیؐ تنگدستی کے ہتھیار سے بھی
سبھی طئے مسافات غزوات کرلیں

مصلےٰ بچھا سوچتا ہی رہے گا
وہ بستر پہ شب بھر عبادات کرلیں

کہ اسریٰ نوردی کے معنے یہی ہیں
نبیؐ اپنے قد سے ملاقات کرلیں

قیامت نہ جانے کرے گی وہاں کیا
نبیؐ اپنے سایے سے جب بات کرلیں

یقینی ہے ملنا نبیؐ سے کسی دن
درودوں کی محفوظ سوغات کرلیں

شفاعت کے معنوں نے ملحوظ رکھا
وہ جنت کو مقسومِ خیرات کرلیں

اضافہ ہے پتھر کے مصرف میں گویا
نبیؐ اپنے فاقوں کو بھی مات کرلیں

قیامت کے دن ایسے سایہ فگن ہوں
نبیؐ اپنے سایے کو بھی ساتھ کرلیں

نہ ہو ڈھائی فیصد بھی گر خرچ کرنا
تو صدفیصدی سے جدا ہاتھ کرلیں

دعاؤں میں مقبول وہ حوصلہ ہو
درودوں سے جس کی شروعات کرلیں

بجھانا انہیں سے ہے دوزخ کے شعلے
ان اشکوں کی تیار برسات کرلیں

جمیلؔ اپنے اعمال سے کیوں ڈریں ہم
نبیؐ کے کرم سے ہی کچھ بات کرلیں

❁

یہ آئینے کی طبیعت عجب طبیعت ہے
کہ جن کا سایہ نہیں ان میں ہی سرایت ہے

سفر ہے عشق کا معراج کی ضرورت ہے
نصابِ راہ میں اک سنگ میل سدرت ہے

حرا کے ظرف تناظر میں کیا نزاکت ہے
حسین اقرا و جبریل میں بھی حجت ہے

وہ اختیار کریں ، چن لیں پھول جنت کے
نبیؐ کے اسوۂ حسنہ میں جو سہولت ہے

وہ اپنے خون سے غنچہ کو پھول کرتی ہیں
حلیمہؓ بی بی کے حصے میں ایسی خدمت ہے

عرب کا قاری بھی عاجز ادائیگی کے لئے
نبیؐ کے لہجے میں جو ضاد کی فصاحت ہے

''نہیں'' کے معنی ہی اس میں کہیں نہیں ملتے
یہ ''لا'' کے معنوں کی کتنی فصیح حجت ہے

نبیؐ کے اونٹ کی رسی تمہارے ہاتھ بلالؓ
تمہیں تو جنتی ہونے حصول سبقت ہے

جگہ وہ آپؐ کو دیتی ہے آیۃ الکرسی
حضورؐ آپ سے من ذالذی کو چاہت ہے

نبیؐ کے ساتھ کہاں رہ سکے گا یہ افلاس
حلیمہؓ بی بی کے گھر میں کہاں اجازت ہے

نبیؐ کے نام سے ہوتی ہے کپکپی اس کو
نبیؐ سے نارِ جہنم کو یہ شکایت ہے

سمندروں کا مخفف ہیں انگلیاں انؐ کی
کہ جن میں کوثری سیلاب بھی ودیعت ہے

لکھے جو نعت عرب کی زبان میں حسانؓ
یہ اردو نعت اسی نعت کی نیابت ہے

اسے بھی آقاؐ نے کملی میں ڈھک لیا ہوگا
نبیؐ کے نام سے منسوب اک قیامت ہے

حضورؐ لے لیں اشاروں کی ٹھوکروں میں ہمیں
کہ چاند جیسا چمکنے ہمیں بھی حسرت ہے

کمال کیا کیا تم نے نبیؐ کی مدحت میں
جمیلؔ نام محمدؐ ہی وجہ مدحت ہے

روح کا ممنون ہوں میں روح کی تحریک سے
میری مٹی سج گئی ہے نور کی تشریک سے

تیل کی کم یابیوں نے وہ دیئے روشن کیے
روشنی بٹنے لگی ہے حجرۂ تاریک سے

آیت لاترفعوا نے کردیا ایسا کمال
بات آقاؐ سے کریں آہستہ ہم نزدیک سے

''لا'' کے معنوں نے اسے یوں کردیا ہے بے نیاز
ہوگیا کلمہ بری گنجائش تشکیک سے

سر جھکا کر ہی چلیں تلوار کی دھاریں وہاں
پل صراطی راستہ باریک ہے باریک سے

عرش کے سائے میں آقاؐ نے پلائی ہے اسے
موسوی مستی سے پیش آنا نہیں تضحیک سے

وہ علیؓ کی آنکھ کا سرمہ بھی ہے اور نور بھی
کڑوے پانی کو ملاحت مل گئی جس پیک سے

منہ میں کنکر ڈال کر ہی لب کشائی کیجئے
بات کرنے کا طریقہ آئے گا جب ٹھیک سے

میرے دامن پر مُرادوں کو اسی کا رشک ہے
پُر ہمیشہ رہتا ہے یہ ان کے در کی بھیک سے

میرے آقاؐ مرحبا فرماتے رہتے ہیں جمیلؔ
نعت ہوتی ہے مزین ہدیۂ تبریک سے

ہے کا مطلب ہے تردید ہونے کے بعد
لا کے معنوں کی تجدید ہونے کے بعد

کفر پر لاگو تحدید ہونے کے بعد
ہم مسلمان تہدید ہونے کے بعد

کچھ درودوں کی تمہید ہونے کے بعد
ہو دعا پوری تحمید ہونے کے بعد

کیوں مشدد نہ ہو میرے آقاؐ کا نام
نام اللہ پہ تشدید ہونے کے بعد

کف سمندر کا سب کام آجائے گا
فردِ عصیاں کی تعدید ہونے کے بعد

اب منیٰ کی کسک سے کریں کیا سوال
کربلا کی یہ تشہید ہونے کے بعد

سب فرائض ہیں سنت ہمارے لئے
مصطفائیؐ کی تقلید ہونے کے بعد

فتح مکہ کی یادوں کا لے کر سرور
سالِ نو سے ملیں عید ہونے کے بعد

آسمانوں کے لہجے میں شامل ہوا
حفظِ قرآں یہ تجوید ہونے کے بعد

فرق کب ہے حدیث اور قرآن میں
ان کتابوں کی تجلید ہونے کے بعد

اُن کو عرشِ علیٰ تک بلایا گیا
ان پہ اطلاق تمجید ہونے کے بعد

ہم سے عمرے کے احرام نے کہدیا
پھر ملیں گے بقرعید ہونے کے بعد

میری نعتیں نہ روشن ہوں کیوں اے جمیلؔ
میرے آقاؐ کی تائید ہونے کے بعد

٭٭٭

تصور کالی کملی کا رچانے
ہیں مزمل کے سارے تانے بانے

چلی ہے آیت اقرا سمانے
مرے آقاؐ کے اندر کپکپانے

ہوئی تلوار ننگی سر جھکانے
عمرؓ کی ذات کو قدموں میں لانے

گنہ گارانِ امت کو بچانے
مرے آقاؐ چلے ہیں کملیانے

درودوں کو بھجایا ہے خدا نے
خدائی کو مکمل مصطفانے

جسے عہدہ ملا ہے جگمگانے
ہوا راضی اشاروں کو پچانے

حلیمہؓ بی بی کی عظمت جتانے
مرے آقاؐ اٹھیں چادر بچھانے

وہی نعلین ہیں آقاؐ کے میرے
چلے جو عرش تک سکہ جمانے

وہؐ آتے ہیں تو یہ انکا کرم ہے
کہاں واپس کریں ہم ان کے ''آنے''

حقیقت ہے میں بیعت کرچکا ہوں
بلا کھٹکے نبیؐ تک آنے جانے

میں جاؤں آدمؑ و عیسیٰؑ نبی تک
نبیؐ کی نعت نبیوں کو سنانے

میں نعت مصطفےٰؐ اردو میں لکھوں
فرشتو آؤ ان کو عربیانے

ملا ہے تاج بھی شرفی چمن کا
جمیلؔ قادری کو صوفیانے

٭٭٭

بساطِ شاعری پر بھی چلا کے
نئے مضمون باندھیں نقش پا کے

شفق انداز ہیں جغرافیہ کے
حسینی غم میں خود کو کربلا کے

خودی کو تپتی ریتی پر لٹا کے
پڑھیں گے قل ھواللہ مسکرا کے

خدا نے رکھ دیا ہے کملیا کے
خدائی کو مکمل ''مصطفٰےؐ کے''

سنیں حسان بن ثابتؓ بھی آ کے
مری نعتوں کی لے کو ''عربیا کے''

قبولیت یہیں ہے سر جھکا کے
نبیؐ کے دست اقدس ہیں دعا کے

ہیں ہم مانے ہوئے قالوا بلیٰ کے
گدا بھی ہیں در خیرالوریٰ کے

حقیقت چاند سورج کی بتادی
اشاروں نے نظر انؐ سے ملا کے

درودوں سے ملے لاترفعوا گر
بڑھادے حوصلے اونچی صدا کے

انہیں قرآن کہنے کی فضا میں
بڑے چرچے ہیں بی بی عائشہؓ کے

جہاں مردانگی بھی سرنگوں ہے
ہیں قرباں چوڑیوں کے بھی چھنا کے

خدا خود دیکھتا سنتا ہے تم کو
پڑھو نعت نبیؐ مسند بچھا کے

در خیرالوریٰ پر رکھ دیا ہے
تمامی معجزوں کو انبیاء کے

جمیلؔ دیں ہیں اصلاً خانقاہیں
معلق گھونسلے جیسے بیا کے

٭٭٭

نئے لفظوں کے سانچے میں کریم النفس ایندھن ہے
نبیؐ کی نعت کی شمع نبیؐ کا ذکر روشن ہے

جو طوفاں انگلیوں سے سیر یابی پر معین ہے
سمندر سب اسی طوفان کے پانی کا اترن ہے

جہاں تک بوریے کی حکمرانی سایہ افگن ہے
نہ خاقانی، نہ فغفوری، نہ تغلق ہے، نہ بلبن ہے

نبیؐ کی ذات خود وحدت اثر سے یوں مزین ہے
نبیؐ کی ذات سا کوئی مثالاً ہے نہ مثلن ہے

تمہارے ناخنوں کا بڑھتے بڑھتے چاند ہو جانا
ہلالِ نو بھی اک بڑھتے ہوئے ناخن کی کترن ہے

علیؓ کے ساتھ وہ پروان چڑھ کر رنگ لائے گا
ابھی اسلام کے ہاتھوں میں اک انگشت بچپن ہے

تمہاری ایک مٹھی میں جہاں کا رزق بھر آٹا
ابھی تک عقل بھر گوندھی ہوئی روٹی کو الجھن ہے

اسے داندان فارغ کیفیت کا خواب ہے بننا
اویسی پن کی حالت پر کہاں معمور الجھن ہے

نہ کیوں پھر رشک آئے مائدہ و من و سلویٰ کو
مرے آقاؐ کا دستر جب کھجوروں سے مزین ہے

تلاطم انگلیوں کا موجزن ہے کس طرف دیکھو
سمندر اک طرف ہے اک طرف چھوٹا سا برتن ہے

میرے آقاؐ کی آنکھوں میں انہیں کا مرتبہ پائی
اگرچہ عائشاؓ لئے خدیجاؓ کی سوتن ہے

سراقہؓ جن کا پیچھا کر رہا ہے اک نظر ان کی
عمرؓ کی سلطنت کی ملکیت کسریٰ کا کنگن ہے

سنے حسان بن ثابتؓ درودِ پاک پڑھ پڑھ کر
دکن کی نعت کا اک ایک مضموں اتنا احسن ہے

مجھے مضموں بنادے شاہِ شرفیؒ کی اداؤں کا
میری مسند سے میری شاعری کا ایسا بندھن ہے

نبیؐ کے نقشِ پا گن کر غلام آزاد کردینا
تمہارے پاس اے عثمانؓ مسلماں اس قدر دھن ہے

مسلماں اس لئے ہم بھی سمجھتے ہیں کبوتر کو
کہ اسکا ثور کے در سے بڑا مضبوط بندھن ہے

مصلے نے اُسے سجدے کی حالت میں ہی پایا ہے
میرے آقاؐ کے پیروں پر تھکن سے چور سوجن ہے

اسے ترسٹھ برس تک عمر کا فیضاں ادا کرنا
جمیلؔ الدین شرفی کی ابھی تو عمر بچپن ہے

❁

نکل کر عرش سے آؤ درودو
خدا کا حال بتلاؤ درودو

نبیؐ کے نام پر جینا ہے تم کو
نبیؐ کے نام لیواؤ درودو

خدا اپنا کے تم کو بھیجتا ہے
ولی اللہ کہلاؤ درودو

ملائک میں رکھا ہے تم کو رب نے
تم ان کی جان بن جاؤ درود

خدا باقی اور اس کے ساتھ تم بھی
بقا پر اپنی اتراؤ درودو

غلاف کعبہ کی تزئین بن کر
وجاہت اپنی منواؤ درودو

تمہارا آنا جانا ہے خدا تک
خدا تک ہم کو پہنچاؤ درودو

نبیؐ کا نام لب پر آگیا ہے
سنور جاؤ نکھر جاؤ درودو

طوافِ گنبد خضریٰ کی خاطر
کبوتر بن کے منڈلاؤ درودو

تمہارا ایک کا بدلہ ہے دس دس
حسابوں کو یہ سمجھاؤ درودو

تمہارا ذمہ ہے آقاؐ کے در پر
غمِ امت سے شرماؤ درودو

فلک اس گونج سے تھرانہ جائے
اذاں کے ساتھ ہو جاؤ درودو

نمازوں کے ادا ہونے سے پہلے
مصلے پر ٹھہر جاؤ درودو

نمازوں میں ہمارے ساتھ بیٹھو
تشہد کو بھی بہلاؤ درودو

کھڑے قد سے ہمارے ساتھ ٹھہرو
عصا خطبے کا بن جاؤ درودو

تمہیں کیا ڈر حد لاترفعوا کا
تم اس کی حد سے بڑھ جاؤ درودو

تمہیں حوا کا ہو مہر معجّل
وہ سکہ اب بھی چلواؤ درودو

ہو تم پروانۂ شمع نبوت
ہمیں بھی تو پتنگاؤ درودو

تمہیں عشقِ نبیؐ دے کر خریدیں
تم اپنا دام بتلاؤ درودو

نبیؐ کا نور پوشیدہ ہے اس میں
مری مٹی کو چمکاؤ درودو

صدا اک بار دیتا ہوں میں تم کو
اسے دس بار لوٹاؤ درودو

مرے آقاؐ تمہیں سنتے ہیں اس دن
مرے جمعہ میں بس جاؤ درودو

انہیں کے واسطے عزت تمہاری
نبیؐ پر اپنے اتراؤ درودو

اجالا بن کے نور مصطفےٰؐ کا
ہماری قبر میں آؤ درودو

ملیں گے حشر میں تم سے یقیناً
نبیؐ کے ساتھ آجاؤ درودو

مرے اعمال ہیں میزاں کے آگے
تم ان کا وزن بن جاؤ درودو

مری تسبیح کے دانوں میں پھر کر
طواف ذکر فرماؤ درودو

جمیلؔ دیں کو اپنے ساتھ لے کر
مدینے تک پہنچ جاؤ درودو

وحدت کی دھن میں نور سمایا حضورؐ کا
کلمہ بھی پڑھنے لگ گیا کلمہ حضورؐ کا

مبروک دیکھنا تمہیں موسیٰؑ حضورؐ کا
دیدار حق کے واسطے ساجھا حضورؐ کا

تفسیر بن کے شوکت قرآں بڑھاتا ہے
فرمان سارا جاری کنندہ حضورؐ کا

پردے سے حق نکل کے بھی پردے میں ہی رہا
جب تک نہ درمیاں ہوا پردہ حضورؐ کا

قبلے کے ساتھ قبلے کی نیت بھی پھر گئی
پیش نظر ہے اس کے ارادہ حضورؐ کا

ستر ہزار سال کے ستر ہزار دور
روشن رہا ہے عرش پہ تارا حضورؐ کا

احمد قیام و قعدہ و سجدہ رکوع بھی
یعنی ہے یہ نماز سراپا حضورؐ کا

روزآنہ پنجوقتہ گواہی کو پیش ہو
وہ ربط باہمی ہے اذاں کا حضورؐ کا

شرمندہ اس کے سامنے رہتے ہیں آئینے
جس خواب پر کرم کرے جلوہ حضورؐ کا

معراج پنجوقتہ کا حق دار بن گیا
اللہ کے حضور میں بندہ حضورؐ کا

اس کے لبوں کو چوم لے نور درود پاک
جس کے لبوں پہ نام ہو آیا حضورؐ کا

ان کنکروں کو عید منانی ہی چاہیے
جن کو قبول کرلے نوالہ حضورؐ کا

اسریٰ کو وہ نوازیں، نوازیں وہ قدر کو
راتوں نے حال جاگ کے دیکھا حضورؐ کا

لوح و قلم کا عرش کا مالک ہے بے نیاز
مجبور کب ہے چاہنے والا حضورؐ کا

کچھ تذکروں کا کرنے اعادہ زبور سے
انجیل نے بچھایا مصلےٰ حضورؐ کا

تورات نے زبور کو یہ بھی سبق دیا
کرنا ہے ہم کو ذکر ہمیشہ حضورؐ کاک

اسلام تا قیام قیامت ہے سر بلند
جھکنے دیا نہ اس کو سنبھالا حضورؐ کا

اسریٰ نے ڈال دی جہاں معراج کی نگاہ
دوزخ کے در پہ پڑگیا تالا حضورؐ کا

الفاظ کے ہجوم میں چنتی ہے احترام
اردو زباں کی شوخ جمالہ حضورؐ کا

جنت کے اک مکان کی حاصل ہے ملکیت
میرے لئے قبالہ ہے کلمہ حضورؐ کا

حد ہی نہیں سراقہؓ طلائی نصاب کی
کسریٰ نے پورا کردیا وعدہ حضورؐ کا

صدیقؓ کو اسی لئے صدیق کہنا ہے
رشتہ ہے ان کے صدق و صفا کا، حضورؐ کا

ہوتے نبیؐ وہ بعد میں ہوتے اگر نبی
دراصل ہیں عمرؓ بھی اتارا حضورؐ کا

عثمانؓ کی پہنچ بھی ہوئی ایسی سرفراز
عثمانؓ بھی تو بن گیا پہنچا حضورؐ کا

دروازہ تو مکان سے پیوستہ رہتا ہے
منظر سدا یہی ہے علیؓ کا حضورؐ کا

اکل حلال ایک کلہاڑی کی خواہاں ہے
جس پر ہے نازاں قرب خدا کا حضورؐ کا

ہفتے کے دن کو موسوی دامن کی برکتیں
اتوار عیسوی ہے تو جمعہ حضورؐ کا

نعت شریف بن کے بکھرتا ہے اے جمیلؔ
میرے قلم میں رہ کے اجالا حضورؐ کا

✿

سیرِ امکاں کے لیے مژدۂ اسریٰ آیا
میرے سرکارؐ کو سرکاری بلاوا آیا

ذکر سرکار کا نبیوں کو وظیفہ آیا
ایک اک معجزہ تب سر کو جھکاتا آیا

اُس کو جنت کی نگاہوں میں بھی اونچا کردیں
یا نبیؐ آپ کے حصے میں مدینہ آیا

چھت پہ کعبے کی یہی بولنے ٹھہری ہے اذاں
نیچی نظروں میں سمٹ کر سبھی مکہ آیا

تذکرہ اُس کا بھی قرآن نے اپنایا ہے
ساتھ اصحابِ کہف کے جہاں کتا آیا

سارے انجیل کے اوراق پڑھیں اس پہ درود
جس ورق پر مرے سرکار کا قصہ آیا

سامنے رکھ کے دعا کیجئے اُمت کے لئے
اے اویسؓ آپ کے حصے میں ہے جبہ آیا

دست سرکار نے بخشی ہے جوانی اس کو
قامت دیں پہ کبھی بھی نہ بوڑھاپا آیا

چار سجدوں کی ہمیں کرنی پڑی ہے منت
تب کہیں جا کے تشہد کا سلیقہ آیا

اُس سے پوچھو کہ ہے کیا ذکر کی ضرب کاری
غوثِ اعظمؓ کی طرف کوئی شرارہ آیا

جس کی برکت کی زمانے میں بڑی دھوم مچی
میرے حصے میں جمیلؔ ایسا وہ ٹکڑا آیا

***

سرکارؐ کی بعثت کو سو چاند لگا دینا
تشریح بہ انداز لولاک لما دینا

دو روٹیاں گھر میں ہیں دونوں بھی کھلا دینا
مہمان کے دستر پر قندیل بجھا دینا

اصحاب کے فاقوں کو احساس غنا دینا
ہے دودھ کٹورا بھر کچھ پی کے بچا دینا

اخلاق محمدؐ کا برتاؤ رچا دینا
سرکارؐ کی سیرت کو قرآن بنا دینا

اک کھیل ہے روحانی عالم کو ضیا دینا
جبریلؑ کی آنکھوں کو تلووں سے جلا دینا

امت کو بھی حیرت کا مفہوم بنا دینا
آقاؐ کی محبت میں خود جان چھڑا دینا

نوحہ کوئی اس غم کی تشریح نہ کر پائے
اس غم کا خلاصہ ہے آقاؐ کو رُلا دینا

کب آپؐ کی آمد ہے وہ وقت بتا دینا
میلادؐ کی محفل میں سرکارؐ جگہ دینا

ماں باپ کی نیکی ہے قرآں کی حفاظت میں
کچھ مال یتامیٰ پر دیوار اٹھا دینا

اقصیٰ کے مصلّے پر اسریٰ کی امامت ہو
نبیوں کی جماعتؑ کو معراجیؐ صلہ دینا

مغرب بھی ادا کر لے پھر عصر کے سجدے ہی
سورج کو پلٹنے کا موقع تو ذرا دینا

سرکارؐ ہی فرمائیں محسوس کریں اس کو
بھارت کو بھی آتا ہے کچھ ٹھنڈی ہوا دینا

جو پشت پہ بیٹھے ہیں وہ فوری ہٹیں گے کب
سجدے سے اٹھانے سر کچھ وقت بڑھا دینا

اس میں بھی تو آقاؐ کی سرداری کے معنے ہیں
جس لفظ کو کہتے ہیں کچھ لوگ سزا دینا

فتوؤں کے اجالوں سے گر روشنی ملتی ہو
فتوؤں کے اجالوں میں سورج کو چھپا دینا

ان پانچوں نمازوں کو ایسا بھی ادا کرنا
سرکارؐ کی آنکھوں کو ٹھنڈک کا مزہ دینا

افکار جمیلؔ دیں کیا اتنے نہیں قابل
سرکارؐ انہیں خود ہی قدموں میں جگہ دینا

آپؐ کا نور ہی منعطف مصطفےٰ
جسم خاکی میں ہے معتکف مصطفےٰ

کن کی ہلچل ہوئی سارا عالم سجا
آپؐ جب سے ہوئے منکشف مصطفےٰ

وہ تو اللہ اکبر کے قد میں بھی ہے
نام احمد میں ہے جو الف مصطفےٰ

ہیں جو اللہ کے مصطفےٰ ہیں وہی
پائیں گے ہم کہاں مختلف مصطفےٰ

اس کو بوجہل کا بھی سہارا نہیں
آپؐ سے جو ہوا منحرف مصطفےٰ

اس میں مصرف ہے توریت وانجیل کا
دست قرآن ہے منصرف مصطفےٰؐ

آپؐ حالات پرسی میں ممتاز ہیں
کوڑا کرکٹ بھی ہے معترف مصطفےٰؐ

آپؐ کلمے کے ایماں میں ثابت ہوئے
آپؐ کا وصف ہے متصف مصطفےٰؐ

جن کی ٹھوکر سے شیطان بچ جائے ہے
ایسے کنکر نہ ہوں مزدلف مصطفےٰؐ

نعت کہتا رہوں میں ہمیشہ جمیؔل
جب قلم پر رہیں منصرف مصطفےٰؐ

ہدیۂ تشکّر

الحمدللّٰہ العظیم العلیم الحکیم الصلوٰۃ والسلام علےٰ رسولہ الکریم وعلےٰ آلہ واصحٰبہٖ وعلماء ملتہ ومشائخین امتہٖ والشعراء محبتہ وبارک وسلم ۔

سپاس درجناب خالق کریم خدائے برتر وعظیم

و سرنیاز وتسلیم وتکریم وتحریم درحضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم

و جمیع وابستگان راہِ عشق رسولؐ میں نذر کرتے ہوئے محوِ نعت گلدستۂ نجات وبرات کی بابت ان تمام معاونین ومددگاران مشغلہ طباعت واشاعت کے معتبر ترین شوق وذوق ولگن کے جذبات کو ہدیہ امتنان وتشکر پیش کرتا ہوں ۔ ان ہی حضرات کی کوشش وکاوش کا نتیجہ یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں میرے لئے حصول دعا اور کامیابی کا سبب بنی ۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں :

- ڈاکٹر عقیل ہاشمی : مطالعہ بنظرِ غائر (پیش لفظ)
- سردار سلیم : قرأت وسماعت محوِ نعت
- قاضی اسد ثنائی عباد اللہ پاشاہ قادری شرفی : ترتیب وتشکیل اشاعت وطباعت
- محمد ذکی الدین لیاقت : مشینی کتابت
- صفی ڈجیٹکس : سرورق
- حافظ سید شاہ محمد احسن الدین شرفی
- سید شاہ اعظم الدین شرفی

فقط: سید محمد جمیل الدین شرفی

Mahv-e-Nāth

Collection of Nath-e-Shareef

By

Syed Shah Mohammed Jameeluddin Sharfi

دیگر تصانیف

(۱)	جوہر سیف	مجموعہ نعت	۱۹۹۵ء
(۲)	جوئے رحمت	مجموعہ نعت	۲۰۰۵ء
(۳)	سرخ حاشیے	مجموعہ غزل	۲۰۰۶ء
(۴)	عرش فگن	مجموعہ نعت	زیر طبع
(۵)	جوہر سیف	دوسرا ایڈیشن	زیر طبع

ZAVIA-E-QUADRIA TRUST
18-8-239/45, Riyasath Nagar, Hyd-059.
AL-ANSAR PUBLICATIONS
18-8-223/12/A, Riyasath Nagar, Hyd-059.